عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۲۶ ربیع الثانی تا ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ فروری ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۷

حضرت مولانا نور محمد تونسویؒ کا سانحۂ ارتحال

توہینِ رسالت دہشت گردی ہے

گوہر شاہی کے گمراہ کن عقائد و نظریات

ہوئے تم دوست جس کے...

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

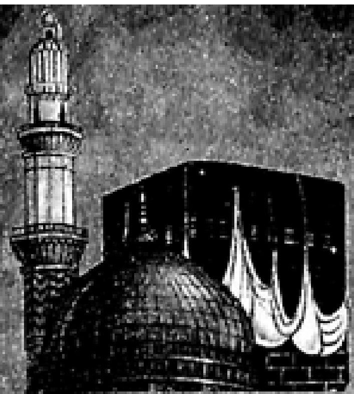

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

ایک مسلمان کی عزت وحرمت

محمد زکریا جالندھری، کراچی

س:...... کیا ایک مسلمان کی عزت وحرمت خانہ کعبہ سے زیادہ ہے؟ کیا اس طرح کا مفہوم کسی حدیث شریف میں آیا ہے؟

ج:...... جی ہاں یہ مفہوم حدیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے یہاں بیت اللہ سے زیادہ ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

”عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ انہ نظر یوماً الی الکعبة فقال ما اعظمک وما اعظم حرمتک والمومن اعظم حرمة عند اللّٰہ منک۔“ (رواہ الترمذی وابن حبان فی الترغیب والترہیب ص:۱۷۷، ج:۳)

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: تیری کیا شان ہے اور تیری کیا عزت ہے پر ایک مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے۔“

ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

”عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یطوف بالکعبة ویقول ما اطیبک واطیب ریحک ما اعظمک و اعظم حرمتک والذی نفسی محمد بیدہ لحرمة المومن اعظم عند اللّٰہ حرمة منک۔“ (رواہ ابن ماجہ:۳۹۰)

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں اور (بیت اللہ کو مخاطب ہوکر) ارشاد فرمارہے ہیں کہ تو کتنا پیارا اور تیری خوشبو کتنا اچھی ہے آپ کتنا عظیم ہیں اور آپ کی عزت وحرمت کتنی معظم ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ ایک مومن کی عزت وحرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت وحرمت سے بڑھ کر ہے۔“

زندوں کا مرحومین کے لئے تحفہ

س:...... مرحومین کو جو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے مثلاً قرآن خوانی کرکے یا صدقہ خیرات کرکے تو کیا مرحوم کو اس کا علم ہوجاتا ہے کہ کس نے ایصال ثواب کیا ہے؟

ج:...... جی ہاں! مرحوم کو اس بارے میں بتا دیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے لئے جو بھی صدقہ خیرات آپ کریں یا نفل نماز اور روزہ، قربانی، تسبیحات واستغفار آپ بخشیں گے تو اس کا اجر وثواب میت کو (جس کے ساتھ دنیا میں آپ کا کوئی تعلق ہوگا) آپ کی طرف سے تحفہ کی شکل میں پیش کیا جائے گا، جس سے انہیں بے حد خوشی اور مسرت ہوگی۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

”عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ماالمیت فی قبرہ الاشبہ الغراق المتغوث ینتظر دعوة تلحقہ من اب او ام او ولد او صدیق ثقة فاذا القتہ کانت احب الیہ من الدنیا وما فیہا إن اللہ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال، إن ھدیة الاحیاء الی الأموات الاستغفار لھم۔“

”واخرج عن عمرو بن جریر قال: قال اذا دعا العبد لاخیہ المیت اتاہ بہا الی قبرہ ملک فقال یا صاحب القبر الغریب! ھذہٖ ھدیة من أُعلیک شفیق۔“

(شرح الصدور:۳۰۵، طبع بیروت)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے شخص کا سا ہوتا ہے جو کسی کو مدد کے لئے پکار رہا ہو، وہ انتظار میں ہوتا ہے ان دعاؤں کا جو اس کے ماں، باپ، بیٹا یا صالح دوست جو اس کے لئے کریں، جب یہ دعائیں اس تک پہنچتی ہیں تو اسے دنیا ومافیہا سے بڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل ارض کی دعاؤں کی وجہ سے اہل قبور کے درجات پہاڑ کی مثل کردیتے ہیں اور بے شک زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے استغفار کرنا ہے۔

اور عمرو بن جریرؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ یہ دعا لے کر اس کی قبر پر حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے قبر والے! یہ تیرے لئے ہدیہ ہے، ایک مشفق بھائی کی طرف سے۔“

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ ۲۶ربیع الثانی تا ۳رجمادی الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۶تا۲۲فروری ۲۰۱۵ء شمارہ:۷

اس شمارے میں!

حضرت مولانا نور محمد تونسوی کی رحلت	۴	محمد اعجاز مصطفی
توہین رسالت دہشت گردی ہے!	۷	حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہ
ہوئے تم دوست جس کے.....	۱۰	عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی
گوہر شاہی کے گمراہ کن عقائد ونظریات	۱۲	عبدالغنی
حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کا دورۂ سندھ	۱۴	مولانا ابوارسلان محمد علی صدیقی
تحریک ختم نبوت میں بہاول پور کا کردار (۲)	۱۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
دعوتی وتبلیغی اسفار (۲)	۱۹	. . . . . .
سالانہ ختم نبوت کانفرنس بلدیہ ٹاؤن کراچی	۲۳	مولانا مفتی سعید
تحریک ختم نبوت.... آغاز سے کامیابی تک (۱۷)	۲۵	مسعود ساحر

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حضرت مولانا نور محمد تونسویؒ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

۲۴ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۵ر جنوری ۲۰۱۵ء جامعہ مخزن العلوم کے فاضل، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہ کے شاگرد، جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ کے بانی و مہتمم، اتحاد اہل السنہ والجماعت کے مرکزی سرپرست اعلیٰ تیس سے زائد علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف، محقق اہل سنت، مناظر اسلام، وکیل احناف، مسلک دیوبند کے ترجمان حضرت مولانا نور محمد تونسوی قادری اس دنیائے رنگ وبو کی اٹھاسی بہاریں دیکھ کر راہی عالم جاودانی ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. إن للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ و کل شئی عندہ باجل مسمی۔

حضرت مولانا نور محمد تونسوی قادریؒ ۱۹۲۷ء کو کوٹ قیصرانی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان میں جناب احمد بخش صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ قیصرانی بلوچ قوم سے تعلق تھا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف، جامعہ سراج العلوم کبیروالا، مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ، مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد، مدرسہ جامعۃ العلوم ظریفیہ مہند شریف ضلع بہاول پور اور دورۂ حدیث شریف ۱۳۹۰/۹۱ھ میں جامعہ مخزن العلوم خان پور سے پڑھ کر تعلیم سے فراغت حاصل کی۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں امام النحو حضرت مولانا غلام رسول پونٹویؒ، حضرت مولانا اللہ بخشؒ (فاضل دیوبند)، حضرت مولانا مفتی محمد صدیقؒ مظفر گڑھ، حضرت مولانا محمد عمرؒ مظفر گڑھ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ (شیخ الحدیث جامعہ مخزن العلوم خان پور)، حضرت مولانا واحد بخشؒ (کوٹ مٹھن) اور حضرت مولانا امیر محمد صاحب تونسوی مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ مخزن العلوم خان پور شامل ہیں۔

تحقیق وتالیف اور تصنیف کی طرح درس وتدریس بھی آپ کا عمر بھر کا مشغلہ رہا، جملہ علوم وفنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آخر وقت تک بھی ترجمہ وتفسیر کا ایک سبق تمام درجات کے تمام طلبا کو پڑھاتے جس میں صرف ونحو وغیرہ کا مکمل اجرا کرواتے تھے۔ مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے، جن میں مدرسہ قاسمیہ احمد پور شرقیہ، جامعۃ العلوم ظریفیہ مہند شریف، جامعہ قادریہ لیاقت پور، جامعہ قاسم العلوم ترنڈہ محمد پناہ، جامعہ حیات النبی ترنڈہ محمد پناہ اور آپ کا قائم کردہ ادارہ جامعہ عثمانیہ شامل ہیں۔

مناظرانہ طبیعت، فرق باطلہ کے خلاف محققانہ و ماہرانہ صلاحیت اور مسلک حق سے والہانہ مگر عالمانہ عقیدت کے باوجود دعوت وتبلیغ کے ساتھ خصوصی شغف رکھتے تھے اور اسے دین ومسلک کی اشاعت وحفاظت اور عوام الناس کے ایمان وعمل کی سلامتی وبقا کا اہم ذریعہ سمجھتے تھے۔ تیس سال سے زائد عرصہ تو آپ ترنڈہ محمد پناہ کی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ملک بھر کے دینی اجتماعات میں بالعموم اور اپنے

علاقہ کی دینی محافل میں بالخصوص آپ بیانات فرماتے رہے۔ آپ کے محفوظ وغیر محفوظ بیانات کی تعداد یقیناً سینکڑوں سے متجاوز ہوگی۔ علاوہ ازیں تبلیغی جماعت کے دفاع اور اس پر اعتراضات کے جواب میں مختلف کتب بھی آپ نے تصنیف فرمائی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مشہور مبلغ مولانا محمد طارق جمیل مدظلہ جیسا آدمی بھی آپ سے زیارت وملاقات کے لئے خود حاضر ہوا۔

حضرت مولانا مرحوم مسلک دیوبند کی حفاظت کے لئے موفق من اللہ تھے، جب بھی کسی نے افراط اور تفریط سے کام لے کر دین اسلام میں نقب لگانے اور راہ اعتدال سے ہٹنے کی کوشش کی، مولانا کا قلم فوراً حرکت میں آجاتا اور اس کے غلو اور گمراہی کو قرآن وسنت کے دلائل سے واضح کر کے اسے راہ مستقیم کی ہدایت وراہنمائی کی جاتی۔ کسی نے حیات بعد الوفات کا انکار کیا تو اس پر ایک مبسوط کتابچہ "قبر کی زندگی" آپ نے امت کے ہاتھ میں تھمادی، جس میں قرآن کریم کی پچاس سے زائد آیات اور احادیث مبارکہ سے اس مسئلہ کو مستنبط کیا گیا۔ کسی نے تبلیغی جماعت پر طعن کیا تو آپ کا قلم اس کے دفاع میں آ گیا۔ اسی طرح کسی نے اپنے غلط نظریات صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی تو آپ نے "تحقیقی نظریات صحابہؓ" لکھ کر صحابہ کرامؓ سے ان کی نسبت کو غلط ثابت کیا۔ اسی طرح ایک طبقہ نے اپنی خواہشات اور خیالات کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی تو آپ نے "اسلام کے نام پر ہوا پرستی" نامی ساڑھے پانچ سو صفحات کی ایک کتاب لکھ دی اور اس میں بتایا کہ یہ لوگ چودہ مسائل میں علماء اسلام سے الگ رائے رکھتے ہیں اور پھر انہوں نے ہر ایک پر تفصیلی کلام کیا، وہ چودہ مسائل یہ ہیں:

"۱:... فرقہ کیا ہے؟، ۲:... فرقہ پرست کون ہیں، کیا یہ لوگ اہل اسلام یا مسلمین ہیں؟، ۳:... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سارے مقامات سے افضل ہے، ۴:... التوسل بالانبیاء والصالحین، ۵:... الاستشفاع عند القبر الشریف، ۶:... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء والمرسلین، ۷:... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سیدنا ومولانا کہنا جائز ہے یا نہیں؟، ۸:... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت یا حضور کہنا جائز ہے، ۹:... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقصد کائنات ہیں؟، ۱۰:... اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کہنا، ۱۱:... مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق، ۱۲:... جھاڑ پھونک اور تعویذات، ۱۳:... ایصال ثواب الی الاموات، ۱۴:... علماء معلمین، مدرسین اور ائمہ مساجد کی تنخواہوں کا مسئلہ۔

چنانچہ حضرتؒ نے کتاب وسنت اور اجماع امت کے قوی دلائل سے ان کے باطل خیالات کا قلع قمع کیا ہے اور مسلک اہل السنۃ والجماعت کی پُرزور وتائید نصرت کی ہے، احقاق حق اور ابطال باطل کے سلسلہ میں پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ باقی رہے تین اور مسائل:

۱:... عقیدۂ حیات قبر، ۲:... عقیدۂ حیاتُ الانبیاء علیہم السلام، ۳:... مسئلہ عام سماع موتی ہیں۔ اگرچہ اصولی طور پر بحث کی گئی ہے لیکن مفصل گفتگو نہیں کی گئی۔

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہ حضرت مولانا سے خصوصی محبت فرماتے تھے اور آپ کے علمی کاموں کی بہت قدر افزائی فرماتے تھے۔ حضرت جلال پوری شہیدؒ ایک بار مولانا نور محمد قادری تونسوی کے ادارہ میں تشریف لے گئے، راقم الحروف بھی ساتھ تھا، آپؒ نے فرمایا:

"ہمارے حضرت شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اگر حیات ہوتے تو آپ کی تالیف "قبر کی زندگی" پر آپ کو ضرور انعام سے نوازتے، لیکن اب وہ نہیں تو بندہ کی طرف سے انعام قبول فرمائیں۔" پھر نقد رقم پیش کی اور فرمایا: "اس عنوان (حیات النبی) پر جو کچھ آپ کے سینے میں ہے، اسے کاغذ پر منتقل کردیں اور مسلسل لکھتے رہیں، صرف اسی پر اکتفا نہ کریں ورنہ آپ قبر میں چلے جائیں اور سب کچھ ساتھ لے جائیں گے۔"

حضرت مولانا نور محمد صاحب بھی آپ سے محبت فرماتے اور جب بھی کراچی تشریف لاتے تو آپ سے ملنے ضرور تشریف لاتے۔ ایک بار آپ کی

بیماری اور حالات کی بنا پر آپ نے کچھ رقم ان کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے درج ذیل شکریہ کا خط لکھا:

”مخدوم و مکرم و محترم حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خلاصہ احوال ایں کہ مماتیوں نے میرے ۱۰۴ سوالات کا جواب بصورت ۱۳۵ سوالات دیا ہے جو چھپ چکا ہے، اب بندہ عاجز ان کے جوابات املا کرا رہا ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائے، آپ نے جو معانی الاحبار کی شرح عنایت فرمائی تھی بہت خوب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آج کل میرے پاؤں پر شوگر کا زخم ہوگیا ہے، پاؤں پر ورم ہے اور پیپ بھی ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا فرمائے اور آپ نے ازراہ شفقت مجھے جو عطیہ فرمایا تھا، اسی میں سے کچھ تو اپنے دوا وعلاج پر خرچ کر رہا ہوں اور کچھ املا کرانے والوں کی خدمت۔ اور ارادہ ہے کہ بندہ عاجز نے تقریباً ۲۰ مدارس سے جو فتاویٰ حاصل کئے ہیں کہ مماتیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جس کا نام یہ تجویز کیا ہے کہ: ”عذابِ قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم“ تو بقیہ رقم اس کی اشاعت پر خرچ ہوگی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور عافیت عطا فرمائے۔ بندہ عاجز چاہتا ہے کہ اس مجموعہ فتاویٰ میں آپ کے جامعہ کا فتویٰ بھی شامل ہو، لیکن انتظار میں ہوں، ابھی تک جواب نہیں پہنچا، اگر آپ ان حضرات کو تاکید فرمادیں تو مہربانی ہوگی، تمام جماعت اور احباب کو السلام علیکم!

دعاگو و دعاجو

ابواحمد نور محمد قادری تونسوی

۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ“

آپ کے قلم سے درج ذیل کتب منصۂ شہود پر آئیں، جن کی تعداد تیس سے زائد ہے، جن میں:

”الحیات بعد الوفات یعنی قبر کی زندگی، تبلیغی جماعت کا شرعی مقام، حقیقی نظریات صحابہؓ، سیدنا علیؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ کی آپس میں محبت و عقیدت، شانِ ابی حنیفہؒ... دراحادیث شریفہ، روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار، مولانا طیب پنج پیری سے ایک سو چار سوالات، ایک ریٹائر فوجی کے سات سوالات کے جوابات، مجموعہ سوالات، اسلام کے نام پر ہوا پرستی (کیپٹن مسعود عثمانی کے نظریات کا مکمل، مدلل، تحقیقی و علمی محاسبہ)، عذابِ قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم، تبلیغی اعمال کی شرعی حیثیت، سوال گندم جواب چنا، عقیدۂ حیات قبر اور علماء اسلام، جہادِ نفس، تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب، تبلیغی جماعت اور عرب علماء، عقیدۂ حیات قبر اور علم و فہم میت کی حدیث، مقالاتِ تونسوی، معیارِ صداقت، غیر مقلدین عوام، غیر مقلدین علماء کی نظر میں، مسنون نمازِ تراویح، منکرین حیات کی خوفناک چالیں، عتیق الرحمن کی قلابازیاں، نمازِ جنازہ میں مسنون دعا، شانِ سیدنا ابی سفیان، زبدۃ التحقیقات فی اثبات الدعاء بعد المکتوبات ھو الکذاب۔“ شامل ہیں۔

مسلک حق کی اشاعت و حفاظت تو گویا آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ نجی محافل ہوں یا اجتماعی مجالس، جمعہ کا خطاب ہو یا دینی جلسہ، ماہانہ رسالے کے لئے مضمون ہو یا باقاعدہ کتابچہ، مفصل و مدلل تصنیف ہو یا مسئلہ جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی محققانہ تالیف ہر مقام، ہر میدان اور ہر محاذ پر آپ نے مسلک کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ ڈنکے کی چوٹ سرانجام دیا۔ آپ کے مضامین کی وقعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہم العالی جیسی بلند پایہ علمی شخصیت نے ایک موقع پر فرمایا: ”مولانا نور محمد صاحب کے مضامین بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

توہین رسالت دہشت گردی ہے!

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہ جامعہ خیر المدارس ملتان

وقتاً فوقتاً سربراہان مملکت اعلان کرتے رہتے ہیں کہ دہشت گردی روکیں گے، دہشت گردی جڑ سے اکھیڑ دیں گے دہشت گردی ختم کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں گے۔ خصوصاً سربراہان مملکت جہاں کہیں بھی دورے پر گئے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی ختم کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں گے۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی جاتی کہ دہشت گردی کیا ہے؟ بظاہر ان کے نزدیک دہشت گردی یہ ہے کہ امریکا مخالف جہادی تنظیمیں دہشت گرد ہیں یا جو بھی امریکا مخالف ذہن رکھتا ہے وہ دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے اور اُس کو القاعدہ یا طالبان کا ساتھی قرار دے کر امریکا کے حوالے کیا جاتا ہے یا منظر سے غائب کر دیا جاتا ہے جس کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے یا مردہ؟ اپنے ملک میں ہے یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیا گیا۔ اس سے زیادہ ان سربراہان کے نزدیک دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے سربراہان مرعوب ہونے کی وجہ سے امریکا کی بتلائی ہوئی دہشت گردی کو دہشت گردی کہتے ہیں۔

دہشت گردی کی تعریف!

دہشت گردی...... یہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور فارسی کی مشہور لغت غیاث اللغات صفحہ ۲۱۹ پر دہشت کا معنی لکھا ہے حیرت و سراسیمگی اور صفحہ ۲۶۷ پر سراسیمہ کا معنی شوریدہ یعنی پریشان لکھا ہے۔ اسی طرح عربی لغت مصباح اللغات صفحہ ۲۳۹ پر "دہشت" کا معنی تحیر ہونا لکھا ہے۔ لغت کی ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ دہشت کا معنی ہے حیرانی، پریشانی، مدہوشی اور دہشت گرد کا معنی ہے حیرانی، پریشانی اور مدہوشی پھیلانے والا۔ لہٰذا ہر وہ شخص دہشت گرد کہلائے گا جو انسانوں کو پریشانی میں مبتلا کرتا ہے اور امن عامہ کو نقصان پہنچاتا ہے جس سے عوام پریشان ہو جاتی ہے۔ دہشت گرد اپنی قوت کے ذریعے دوسرے کی رائے بدل دیتا ہے اسی طرح جو بھی شخص انسانوں کی قیمتی چیزوں کا نقصان کرے وہ دہشت گرد ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے اسی دہشت گردی کو روکنے کے لئے ایک اصول تجویز فرمایا ہے: "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ" یعنی جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں وہ مسلمان ہے۔ گویا کہ دہشت گردی کی ابتداء زبان اور ہاتھ سے ہوتی ہے، اگر ابتدائی مرحلہ میں ہی روک دی جائے تو ملک میں امن و سلامتی پھیلتی ہے کہ اسلام نام ہی امن و سلامتی کا ہے۔ سب سے پہلے انسان زبان سے گالی اور ہاتھ سے تھپڑ اور مکے کے ذریعے دوسرے کو پریشان کرتا ہے اگر اس پر ابتداء میں ہی قابو پالیا جائے تو دہشت گردی ابتداء میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔

ہاتھ کی دہشت گردی پروان چڑھتی ہے تو دوسروں کے مال کی چوری کرنا، ڈاکے ڈالنا، قتل کرنا، دوسرے کے گھر طاقت کے زور سے گھس جانا، دوسرے کے گھر یا زمین پر قبضہ کر لینا جیسے جرائم سرزد ہوتے ہیں جس سے لوگ پریشان ہوتے ہیں اور امن عامہ خطرے میں پڑ جاتا ہے اسی بناء پر اگر کوئی ملک دوسرے ملک پر چڑھائی کر دیتا ہے تو بڑے درجہ کی دہشت گردی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امریکا افغانستان میں گھس کر یا پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں کے ذریعے اور اسی طرح انڈیا کشمیر میں گھس کر دہشت گردی کر رہے ہیں اور کوئی ملک بھی ان کو روکنے کی بات نہیں کر رہا۔

ایسے ہی جب زبان کی دہشت گردی پروان چڑھتی ہے تو الزام لگا کر یا جھوٹا مقدمہ درج کروا کے یا جھوٹی گواہی دے کے یا جھوٹی تہمت لگا کر لوگوں کو پریشان کرتی ہے اور امن عامہ کو تباہ کرتی ہے اس کا سدباب کرنے کے لئے اسلام نے تعزیر اور زنا کی تہمت (چونکہ سنگین دہشت گردی ہے، اس لئے اس کی سزا اسی (۸۰) کوڑے مقرر کی ہے تاکہ امن عامہ میں خلل نہ آئے اور نقص امن نہ ہو۔

جب سے کافروں کا مسلمان ملکوں پر تسلط ہوا ہے اس وقت سے کفار نے اسلحہ کے زور پر مسلمان ملکوں میں دہشت گردی پھیلا رکھی ہے اور مختلف طریقوں سے وقتاً فوقتاً اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں اسی طرح سے انہوں نے ہاتھ کی دہشت گردی کو انتہا تک پہنچا کر سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مبارک کے

خاکے شائع کرکے توہین کا سلسلہ شروع کررکھا ہے جو کہ تمام مسلمانوں کے لئے پریشانی کا سبب ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی ذات بابرکات کی توہین اتنی سنگین دہشت گردی ہے کہ ہر مسلمان محبت رسول ﷺ کی وجہ سے ناقابل برداشت اذیت محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ توہین کرنے والے کو مارنے کے لئے بھی تیار ہوجاتا ہے۔

ایک ضابطہ ملحوظ رہے کہ دوسرے کی جان، مال، عزت پر حملہ کرنے والا دہشت گرد ہے اور ان چیزوں کی حفاظت کرنے والا مجاہد کہلاتا ہے، اگر ان چیزوں کو بچاتا ہوا مارا جائے تو شہید کہلاتا ہے، اس لئے جو ناموس رسالت پر حملہ کرتا ہے وہ دہشت گردی کرتا ہے اور جو اس کی پاسبانی کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید کہلاتا ہے۔

اس سے دو چیزیں ثابت ہوئیں:

① کسی کی جان، مال اور عزت پر حملہ کرنے والا دہشت گرد ہے۔

② دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے اور ردعمل میں دہشت گرد کو مارنے والا مجاہد ہے، دہشت گرد نہیں۔

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے: ①:...... حضور ﷺ کی توہین کرنے والا ایک شخص کو نہیں بلکہ کل امت مسلمہ کو پریشانی میں مبتلا کرنے والا ہے، لہٰذا یہ سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔

②:...... حضور ﷺ کو ایذا پہنچانے والا قرآن پاک کی رُو سے واجب القتل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، ان کے لئے دنیا میں اور آخرت میں اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔“

دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا لہٰذا یہ جرم قابل قتل ہوا تو ایسے مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا، جس کا مرتکب قابل قتل ہو۔

③:...... جس کارروائی کے ردعمل میں قتل کا حکم ہو وہ دہشت گردی ہے اور توہین رسالت مآب ﷺ کے ردعمل میں قتل کرنے کے واقعات معروف ہیں مثلاً متحدہ ہندوستان میں غازی علم الدین شہیدؒ اور پاکستان سندھ میں حاجی مانک اور غازی علم دین شہید اور ممتاز قادری کے قصے معروف ہیں۔

④:...... جس ذات کی عزت پر مسلمان جان، مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے اس کی توہین کا بدلہ لینے کے لئے تمام مسلمان اپنی جان، مال، اولاد اور عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے توہین رسالت کو سب سے بڑی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

⑤:...... اسلام میں ڈاکہ، قتل، زنا کی سزا قتل ہے اور تمام اقوام ڈاکو، قاتل، زانی کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں، اسی طرح اسلام میں توہین رسالت ﷺ موجب قتل جرم ہے لہٰذا اس کو بھی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

خلاصہ:...... توہین رسالت دہشت گردی ہے اور حالیہ احتجاجات کو تمام مسلمان ملکوں کی عوام میں پریشانی، بے قراری کے پیدا ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

مسلمان سربراہوں سے درخواست ہے کہ:

①:...... اپنے تمام ملکوں میں عدالتوں کے ذریعے قانون پاس کروائیں کہ توہین رسالت کرنے والا دہشت گرد ہے اور تمام مسلمان عدالتیں اس توہین کو دہشت گردی قرار دیں نیز اقوام متحدہ سے بھی توہین انبیاء علیہم السلام کو دہشت گردی قرار دلایا جائے۔

②:...... تمام مسلمان سربراہ اعلان کریں کہ توہین رسالت کرنے والا ہمارے قانون کی رُو سے دہشت گرد ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ لہٰذا توہین رسالت کرنے والے مجرم کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

③:...... جب تک یورپی ممالک ان دہشت گردوں کو مسلم سربراہوں کے حوالے نہ کریں، اس وقت تک تمام مسلمان سربراہ کسی مجرم کو ان کافروں کے حوالہ نہ کریں۔

④...... تمام مسلمان سربراہ اعلان کریں کہ آزادیٔ رائے کی آڑ میں توہین رسالت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

☆ کیا آزادیٔ رائے کی آڑ میں حکومت کے خلاف بغاوت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادیٔ رائے کی آڑ میں بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادیٔ رائے کی آڑ میں حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام کی توہین کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادیٔ رائے کی آڑ میں صدر مملکت کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟

اسلام میں دہشت گردی کی انتہا یہ ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ناموس پر حملہ کرکے ان کی توہین کی جائے اسلام میں اس کی سزا قتل ہے اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اس لئے جو افراد سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مبارک کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اسلام نے ان کی سزا قتل رکھی ہے اور اس قانون کا نام ہے! قانون تحفظ ناموس رسالت!

بعض لوگ مصلحت پسندی کا شکار ہوکر توہین

رسالت کرنے والوں کے لئے رحم دل بننے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح کے بیانات دیتے ہیں آنحضرت ﷺ راستے میں کانٹے بچھانے والوں اور پتھر مارنے والوں کو معاف کردیا کرتے تھے، اس لئے توہین رسالت کرنے والوں کے خلاف احتجاج بھی نہ کرنا چاہئے تو ان حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز میں سجدہ ریز تھے اور کافروں نے آپ ﷺ پر گندگی کا بوجھ ڈالا تو آپ ﷺ نے ایک ایک کا نام لے کر بددعا کی جس کے نتیجہ میں سب کے سب بدر میں مارے گئے اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی ﷺ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے لیکن جب اللہ کی حرمت توڑی جاتی تو سب سے زیادہ غضبناک ہوتے تھے۔ اسی طرح ابن خطل جو توہین کے لئے لونڈیاں لاتا تھا اور ان سے توہین کے شعر لوگوں کو سنواتا تھا فتح مکہ کے موقع پر جب عام معافی دی گئی تو وہ بھی امیدوار ہوکر خانہ کعبہ کے پردے پکڑ کر کھڑا ہوگیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو وہیں قتل کردو۔ چنانچہ قتل کردیا گیا۔

اب ذمہ داری پارلیمنٹ پر ہے کہ وہ سرکار دوعالم ﷺ کی ذات مبارکہ کی توہین کو دہشت گردی کے زمرے میں لائے۔ عدلیہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ جیسے خودکش حملہ کرنے والا، بم دھماکہ کرنے والا، قتل کرنے والا، ڈاکہ ڈالنے والا دہشت گرد ہے ایسے ہی توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والا دہشت گرد ہے عدالت توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کو دہشت گرد قرار دے نہ یہ کہ توہین رسالت کے مرتکب کو قتل کرکے ناموس رسالت پر فدا ہونے والے کو دہشت گرد قرار دے۔ ☆☆

بنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

مدارس دینیہ، ائمہ اور خطبا حضرات کا مشترکہ اجلاس

بنوں.... (رپورٹ: حاجی محمد ایاز خان) آرمی پبلک اسکول پشاور کے سانحہ کے بعد ملک کے حالات یکسر بدل گئے تمام دینی مدارس کو اس سانحہ کی وجہ سے نشانہ پر رکھا گیا، اکیسویں ترمیم میں مذہب، مدارس، فرقہ کو ذکر کرکے مدارس کے خلاف سوچا سمجھا منظم منصوبہ تیار کیا گیا، اس صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے تمام دینی مدارس کا ایک غیر معمولی اجلاس طلب کیا، جس میں تمام دینی مدارس کے شیوخ الحدیث اور اساتذہ کرام سمیت تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین حضرات نے شرکت کی، اجلاس مجلس عمومی کے سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق مجددی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کلام پاک مولانا قاری ضیاء الرحمن خطیب جامع مسجد تانچی بازار بنوں سٹی نے کی۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے مدارس دینیہ جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ملکی امن وامان کے لئے کوششوں اور ان کے کردار پر بیان کیا، انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کی ضلعی کابینہ کو خراج تحسین بھی پیش کیا کہ یہ واحد پلیٹ فارم ہے جس پر سب مذہبی جماعتوں کا جمع ہونا ممکن ہے۔

مدارس دینیہ کے حوالہ سے مختلف اہم باتیں اور فیصلے بھی ہوئے جس میں ”امن عالم اور تحفظ دینی مدارس کانفرنس“ کے لئے لائحہ عمل طے ہوا۔ شرکائے اجلاس سے شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق مجددی نے فکر انگیز خطاب کرکے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر کے مسلمانوں کو باطل اور اس کے آلۂ کاروں سے اپنے آپ کو اور امت مسلمہ کو بچانے کا پیغام دیتی ہے۔ اجلاس میں یہ بات بھی طے ہوئی کہ آئندہ سالانہ ختم نبوت اجتماع کے لئے وقت متعین کرنے کے حوالے سے ضلعی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جدید ہنجل بنوں میں اجلاس رکھا جائے گا۔ مدارس دینیہ کے حوالے سے یہ فیصلہ ہوا کہ کسی بھی مدرسہ یا منتظمین کو کوئی مشکل درپیش ہو تو سب متفقہ طور پر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہر مدرسہ میں روزانہ تہجد پڑھ کر خشوع وخضوع سے دعا کا اہتمام کیا جائے اور روزانہ طلباء سے: ”اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم “ کی ایک مکمل تسبیح کا ورد کرایا جائے۔ تمام مدرسین پابندی سے ماہنامہ لولاک کا مطالعہ کیا کریں۔ آخر میں سب اراکین مجلس وعہدیداران مدارس دینیہ نے متفقہ قرارداد منظور کی کہ بنوں میں ختم نبوت کے حوالے سے صرف ایک ہی جماعت ہے جو کہ ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی قیادت میں موجود ہے، اس کے علاوہ مجلس کی کوئی ذیلی تنظیم نہیں ہے۔ الحمدللہ! سرزمین بنوں پر یہ تاریخی اجلاس تھا، جس میں تمام دینی مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق اور غیر ملحقہ سمیت تمام سیاسی، مذہبی قائدین نے شرکت کی، جس میں مولانا حفیظ الرحمن مہتمم جامعہ معراج العلوم بنوں سٹی، مولانا عبدالرزاق مجددی، شیخ الحدیث جامعہ المرکز الاسلامی، مولانا قاری محمد عبداللہ امیر جمعیت علماء اسلام بنوں، مولانا عبدالحسیب ناظم دفتر ختم نبوت ہنجل بنوں، مولانا محمد سلمان، فضل کریم، مولانا مفتی برکت اللہ جامعہ علوم شرعیہ، مفتی ثناء اللہ، مفتی محمد طارق، مولانا فضل ہادی، مولانا خیر البشر، مولانا محمد یونس، مولانا محمد سعید باچا، مولانا قاری امام یوسف، مولانا شمس الحق، مفتی شہید نواز، حافظ نظام الدین، مولانا اورنگزیب سرائے نورنگ، مولانا محمد طیب ناظم نشرواشاعت عالمی مجلس سرائے نورنگ، مولانا صاحبزادہ محمد امین سرائے نورنگ اور دیگر علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ اجلاس شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق مجددی کی رقت آمیز دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو؟

عبداللہ خالد قاسمی خیر آبادی

آج کل بڑے زور وشور سے ہندوستان کے فرقہ پرست عناصر یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ اسلام اور اس کے ماننے والے دوسرے مذہب والوں کو برداشت کرنے کے روادار نہیں، اسی لئے ''گھر واپسی'' کے عنوان سے ہندوستانی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے دھرم پریورتن (تبدیلی مذہب) کی ایک غیر آئینی مہم جاری ہے اور ہندوستانی معاشرہ کے امن وسکون کو غارت کیا جارہا ہے، حالانکہ یہ ایک گمراہ کن پروپیگنڈہ ہے، اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں، یہ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی عالمی سازش کا ایک حصہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ اسلام دین رحمت ہے، اس کا دامن محبت ورحمت ساری انسانیت کو محیط ہے، اسلام نے اپنے پیروکاروں کو سخت تاکید کی ہے کہ وہ دیگر اقوام اور اہل مذاہب کے ساتھ مساوات، ہمدردی، غم خواری و رواداری کا معاملہ کریں اور اسلامی نظام حکومت میں ان کے ساتھ کسی طرح کی زیادتی، بھید بھاؤ، امتیاز کا برتاؤ نہ کیا جائے، ان کی جان ومال، عزت وآبرو، اموال و جائداد اور انسانی حقوق کی حفاظت کی جائے۔ارشاد قرآنی ہے:

لاینھٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللّٰہ یحب المقسطین الممتحنہ:

''اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جو لڑے نہیں دین کے سلسلہ میں اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ ان کے ساتھ کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک، بے شک اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آپ مسلمان نہ ہوئے اور مسلمان ہونے والوں سے ضد اور پرخاش بھی نہیں رکھی نہ دین کے معاملہ میں ان سے لڑے، نہ ان کو ستانے اور نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنے، اس قسم کے غیر مسلموں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا، جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور رواداری سے پیش آتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور دنیا کو دکھلادو کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے، اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ اگر غیر مسلموں کی ایک قوم مسلمانوں سے برسرپیکار ہے تو تمام غیر مسلموں کو بلاتمیز ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کر دیں ایسا کرنا حکمت وانصاف کے خلاف ہوگا۔

(حاشیہ: ترجمہ شیخ الہند)

دیگر مذاہب والوں کے ساتھ تعاون اور عدم تعاون کا اسلامی اصول یہی ہے کہ ان کے ساتھ مشترک سماجی وملکی مسائل ومعاملات میں، جن میں شرعی نقطہ نظر سے اشتراک وتعاون کرنے میں کوئی ممانعت نہ ہو ان میں ساتھ دینا چاہئے۔

دیگر مذاہب یا اقوام کے کچھ لوگ اگر مسلمانوں سے سخت عداوت اور دشمنی بھی رکھتے ہوں تب بھی اسلام نے ان کے ساتھ رواداری کی تعلیم دی ہے: ارشاد ربانی ہے:

''ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم'' (سورہ فصلت)

ترجمہ: ''بدی کا بدلہ نیکی سے دو پھر جس شخص کے ساتھ تمہاری عداوت ہے وہ تمہارا گرمجوش حامی بن جائے گا۔''

ہندوستان کی موجودہ سماجی ومعاشرتی فضا ایسی بنائی جارہی ہے جس میں مذہبی منافرت کو پروان چڑھایا جارہا ہے، ایک دوسرے کے مذہبی وآئینی حقوق پر ڈاکہ زنی ہورہی ہے، حکومت واقتدار کے زور پر مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے اور سراسر آئینی حقوق کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔

اسلام کی فطری تعلیمات ایسے حالات میں یہی ہیں کہ تمہارے مذہب اور تمہارے مذہبی شعائر سے پرخاش وعداوت رکھنے والے جو لوگ ہیں ان کی غلط فہمیاں دور کی جائیں، اسلامی تعلیمات سے ان کو روشناس کیا جائے، ان کو کھول کر بتایا جائے کہ اسلام رحمت ورافت کا پیامبر ہے، اس کی تعلیمات میں پوری انسانیت کے لئے امن وعافیت ہے، اسلام کسی خاص گروہ اور جماعت کے لئے رہبری ورہنمائی نہیں کرتا ہے بلکہ اس کے دامن عافیت میں پوری انسانیت کو سکون ملے گا۔

آج جو یہ حالات پیدا ہوئے ہیں اور ہورہے

ہیں اس میں بہت بڑا دخل اس بات کا ہے کہ اسلام کی صحیح اور سچی تعبیر وتشریح دیگر برادران وطن کے سامنے ہم مسلمان نہیں کر پا رہے ہیں اور اس کی کوشش بھی نہیں ہو رہی ہے، اگر اس جانب اقدام کیا جائے، اور اس وقت اسلام کی تبلیغ واشاعت کے عنوان سے اس کو فریضہ کے طور پر اپنایا جائے تو یقین ہے کہ برادران وطن کی بہت ساری غلط فہمیاں دور ہونگی اور ان کی عداوت ودشمنی میں کمی ہوگی۔

ہمارے مذہبی شعار میں ایک بڑی اہم چیز پنج وقتہ نمازوں کے لئے اذان ہے، پورے ملک کے تقریباً سبھی خطوں میں جہاں دو چار گھر بھی مسلمان ہیں اذان دی جاتی ہے، غیر مسلم حضرات اس سے دہشت محسوس کرتے ہیں، جہالت اور ہماری غفلت کی وجہ سے اکثریت کے ذہن میں یہ بات ہے کہ مسلمان اذان کے ذریعہ مغل بادشاہ اکبر کو یاد کرتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو اذان کی معنویت اور اس کا پیغام امن وعافیت ان کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کی جائے، ان کو بتایا جائے کہ اگر چہ یہ اسلامی شعار ہے لیکن اگر اس کے معنی ومفہوم کو دیکھا جائے تو یہ سراسر ہم سب کے پیدا کرنے والے اور سب کو پالنے والے پروردگار کی بڑائی اور اس کی کبریائی کا اعلان ہے، جس ذات نے ہم سب کو پیدا کیا پھر زندگی گزارنے کے لئے تمام چیزیں مہیا کیں ہیں، عقل اور سمجھداری کی بات تو یہی ہے کہ پوجا اور عبادت وبندگی صرف اسی کی ہونی چاہئے، اس اذان میں اسی بات کا اقرار ہے، انسانوں کی ہدایت اور دنیا وآخرت میں سکون اور چین کی زندگی ملے اس سلسلہ کی تعلیمات اور احکامات لے کر اللہ کی طرف سے جس مقدس ہستی کو دنیا میں بھیجا گیا تھا اس کی رسالت ونبوت کی شہادت وگواہی اس اذان میں ہے، دنیا وآخرت کی بھلائی اور کامیابی اسی پالنہار اور معبود حقیقی کے بتائے ہوئے طریقہ عبادت میں ہے، اذان میں اسی طریقہ عبادت کی طرف بلایا جاتا ہے اور دنیا کو روزانہ پانچ وقت یہی سب یاد دلایا جاتا ہے۔

پالنہار حقیقی کو سب سے بڑا ماننا، اسی کو معبود حقیقی ماننا، انسانوں کی بھلائی کے لئے اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور رسول وادتار کی رسالت ونبوت کی گواہی دینا، دنیا وآخرت کی فلاح وکامیابی والے طریقہ عبادت کی طرف لوگوں کو بلانا یہی تو اذان کا خلاصہ ہے، اگر صحیح انداز سے اس کی تشریح کی جائے، اس کے معنی ومفہوم کو بتایا جائے تو یقیناً جو لوگ اس سے دہشت محسوس کرتے ہیں وہ بھی ان کلمات کے گرویدہ ہونگے، باہمی منافرت ختم ہوگی۔

اذان کی برکات اور اس کے دنیاوی منافع واثرات جو احادیث وآثار صحابہ سے ظاہر ہیں ان کو عام کیا جائے، ان کو بتایا جائے کہ انسانیت کے سب سے بڑے محسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اذان کے کلمات سے انسانوں کا سب سے بڑا دشمن شیطان بھاگ جاتا ہے، اسی طرح یہ بھی بتایا جائے کہ جب اذان ہوتی ہے تو آسیب، جنات و شیاطین پریشان ہوکر دور چلے جاتے ہیں، پورا علاقہ جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے شیطانی اثرات سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم مسلمان پہلے خود اس اذان کے معنی ومفہوم اور اس کے تقاضہ سے واقف ہوں، ہم خود پہلے یہ جان لیں کہ اذان کی برکتیں کیا ہیں؟ اس کے دنیوی منافع کیا ہیں؟ اذان کے اثرات کیا ہیں؟ افسوس کا مقام ہے کہ ہم امت دعوت ہوکر اذان تک کے معنی ومفہوم سے واقف نہیں ہیں تو دیگر شعائر اسلام کے بارے میں ہمارا حال کیا ہوگا؟

ہندوستان کے موجودہ حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ باہمی مفاہمت کا ماحول پیدا کیا جائے، غیر مسلم حضرات کو اپنے سے قریب کیا جائے، اسلامی تعلیمات کی ان کی زبان میں وضاحت کی جائے تاکہ اسلام کی فطری اور امن عالم کی ضامن تعلیمات کو یہ حضرات جانیں اور ان کی وحشت، ان کی نفرت ختم ہو، اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم خود اپنے مذہب اور اس کی تعلیمات کا علم رکھیں گے، ان کو سیکھنے اور برتنے کی کوشش کریں گے۔☆☆

امت مسلمہ ایک کروڑ درود شریف کا تحفہ پیش کرے

لندن..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن نے فرانس کے جریدے کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر اپنے مذمتی بیان میں کہا کہ یورپین ممالک بالخصوص فرانس نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی تکلیف پہنچائی ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی راحت پہنچانے کے لئے عشق رسالت سے سرشار ہوکر امت مسلمہ کم از کم ایک کروڑ درود شریف کا تحفہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کریں۔

ہر مسلمان کم از کم سو بار یومیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔

گوہر شاہی کے گمراہ کن عقائد و نظریات

عبدالغنی

جن لوگوں نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول اور امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لئے حضرت مہدی علیہ الرضوان ہونے کے جھوٹے دعوے کئے۔ ان کی خاصی تعداد ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

ایران کے محمد علی باب اور بہاء اللہ شیرازی۔ جنہوں نے بہائی مذہب کی بنیاد ڈالی اور ان کے پیروکار دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ امریکہ کے ماسٹر فادر محمد اور عالیجاہ محمد، جن کا مذہب ”نیشن آف اسلام“ موجودہ پیشوا لوئیس فرحان کی قیادت میں پھیل رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے علاقہ مکران میں ذکری مذہب سینکڑوں سال سے چلا آ رہا ہے جس کا آغاز ملا محمد اٹکی نے مہدی کے دعویٰ سے کیا تھا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ جات میں ایک دعویٰ مہدی ہونے کا بھی تھا۔

انہیں جھوٹے دعویداروں میں ایک نام ریاض احمد گوہر شاہی کا بھی ہے۔ اس کا نام ریاض احمد ہے۔ والد کا نام فضل حسین مغل تھا جو کہ ایک سرکاری ملازم تھے۔ گوہر شاہی دادا کی طرف نسبت ہے جن کا نام گوہر علی شاہ تھا جو کہ سری نگر کے رہائشی تھے۔ وہاں ان سے ایک قتل سرزد ہوا۔ پکڑے جانے کے ڈر سے راولپنڈی آ گئے اور نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہے۔ جب انگریزی پولیس کا ڈر زیادہ ہوا تو فقیری کا روپ دھار کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں ڈیرہ لگایا۔ جہاں کافی لوگ ان کے مرید ہو گئے اور جنگل کو نذرانے میں پیش کر دیا۔ یہی جنگل ڈھوک گوہر علی شاہ کے نام سے آباد ہوا اور یہیں ریاض احمد گوہر شاہی ۲۵ر نومبر ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوا۔

تعلیم: اپنے گاؤں میں ہی مڈل پاس کیا اور پھر پرائیویٹ طور پر میٹرک کیا۔ اس کے بعد ویلڈنگ اور موٹر مکینک کا کام سیکھ کر اس کی دوکان کھولی۔ مگر اس میں کوئی نفع حاصل نہ ہوا۔ حصول روزگار کے لئے پریشانی ہوئی تو اس نے سوچا کہ دادا والا کام دھندہ یعنی پیری مریدی شروع کر دی جائے۔ اس کے لئے ابتدا خانقاہ کے چکر لگائے، خود لکھتا ہے:

”کئی سال سیہون کے پہاڑوں اور لال باغ میں چلے اور مجاہدے کئے۔ مگر گوہر مراد حاصل نہ ہوا اور پھر بری امام اور داتا دربار بھی رہا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔“

مزید لکھتا ہے:

”اس کے بعد طبیعت بگڑ گئی۔ بیس سال کی عمر سے تیس سال تک ایک گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ ختم ہو گئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکی۔ زندگی سینماؤں اور تھیٹروں میں گزرتی۔ حصول دولت کے لئے حلال و حرام کی تمیز جاتی رہی۔ بے ایمانی، جھوٹ اور فراڈ کا شکار بن گیا۔“

(روحانی سفر ص:۱۳،۱۴)

”پھر ایک مرتبہ عزم مضبوط کر کے سندھ کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ علاقے جامشورو ٹیکسٹ بک بورڈ میں جھونپڑی ڈال کر پیری مریدی شروع کر دی۔ کچھ کمزور عقیدہ لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ لیکن قریبی یونیورسٹی کے پرنسپل نے سارا منصوبہ خاک میں ملا دیا اور جھونپڑی اکھاڑنے کا حکم دیا۔ ہم نے چپ چاپ اکھاڑ لی۔“ (روحانی سفر ۸،۹)

پھر حیدرآباد سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ اپنے آپ کو سید ظاہر کیا جبکہ تھا مغل۔ سندھ کے لوگ چونکہ سید کے نام پہ مرتے ہیں۔ اس لئے اس کی کافی پذیرائی کی۔ یہیں سے مشہوری ہوئی اور ۱۹۸۰ء میں اس نے کوٹری حیدرآباد سندھ خورشید کالونی سے ہی انجمن سرفروشان اسلام کی بنیاد ڈالی اور اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار شروع کیا۔ اس کے گمراہ کن عقائد و نظریات اور باطل دعوے مندرجہ ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کی توہین:

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے اور شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے معراج کے موقع پر حضرت علیؓ کی انگوٹھی اللہ کے ہاتھ میں دیکھی۔

انبیاء کرام کی توہین:

حضرت آدم کو حسد اور شرارت نفس کا مریض قرار دینا، حضرت موسیٰ کی قبر کو جسد اطہر سے خالی اور شرک کا اڈا باور کرانا اور حضرت خضر کو قاتل نفس گردانتے ہوئے ان کی توہین کرتا ہے۔ (روحانی سفر)

جعلی کلمہ:

کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اس ظالم نے گوہر شاہی رسول اللہ لکھوایا۔ (حق کی آواز)

قرآن کے بارے میں لکھا ہے: تیس پارے ظاہری قرآن پاک اور دس پارے باطنی ملا کر چالیس پارے ہوئے اور یہ ہم پر عبادات، ریاضات اور مجاہدات کے ذریعے منکشف ہوئے۔ (حق کی آواز ص:۵۳،۵۴)

اسلام کے ارکان خمسہ کی توہین:

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات میں

روحانیت نہیں ہے۔ روحانیت کا تعلق دل کی تک تک سے ہے۔ (حق کی آواز، ص:۳)

اسلام واحد راہ نجات نہیں ہے۔ اس ضمن میں لکھا ہے کہ روحانیت سیکھو۔ خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو اور جس نے روحانیت سیکھی۔ چاہے اس نے کلمہ اسلام نہیں پڑھا۔ وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ (مینارہ نور)

نیز لکھتا ہے کہ: عیسائی، ہندو، سکھ اور یہودی اگر روحانیت سیکھ لیں تو بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک ان کی رسائی ہوسکتی ہے۔ (گوہر، ص:۳، سرفروش پبلی کیشنز)

نشہ آور چیزوں کے حلال ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ بھنگ، چرس حرام نہیں۔ بلکہ وہ نشہ جس سے روحانیت میں اضافہ ہو حلال ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دے دیا۔ (روحانی سفر)

عورتوں سے مصافحہ، معانقہ اور جسم دبوانا درست ہے:

روحانی سفر میں اس نے خود ہی اپنے چلّے میں مستانی سے ملاقات اور اس کے ساتھ شب باشی کی فحش روئیداد تحریر کی ہے۔ (روحانی سفر، ص:۳۲) اور پھر عورتوں سے معانقہ و مصافحہ کو یہ کہتے ہوئے جائز قرار دیا ہے کہ مولویوں نے اس کو حرام کیا ہے۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

سوال نامہ گوہر میں لکھا ہے: ''لوگ اگر ہمیں مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس کو فیض ملتا ہے وہ ہمیں انتہائی سمجھتا ہے۔ (ص:۸)

اس کے لئے بے سروپا اور جھوٹے دلائل دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہوچکی ہے۔ یہ مہدی ہونے کی علامات میں سے ہے اور امام حرم حماد بن عبداللہ نے حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ امام مہدی سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے علاوہ سیدنا عیسیٰ سے اپنی جھوٹی ملاقات اپنی کتاب ''حق کی آواز ص: ۱۷'' میں ثابت کی ہے۔ اس کا ایک مرید لکھتا ہے کہ دورہ امریکہ کے دوران مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء نیو میکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں حضرت سیدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ مرشد نے ۲۸ جولائی ۱۹۹۷ء تک اس کو صیغہ راز میں رکھا۔ پھر اس سے پردہ اٹھانا مناسب سمجھا اور تفصیلات ارشاد فرمائیں۔

(اشتہار کردہ سرفروش پبلی کیشنز)

اس جھوٹی ملاقات کے بارے میں خود لکھتا ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ چونکہ مہدی کے زمانہ میں وارد ہوں گے۔ میری ان سے ملاقات ہونا دلیل ہے اس بات کی کہ میں مہدی ہوں''۔

اس کے علاوہ اولیاء اللہ کی توہین:

حضرت رابعہ بصریہ جیسی پاکباز کو طوائف کہنا، شریعت اور طریقت کو الگ کرنا، حضور کی زیارت کے بغیر امتی نہ ہونے کا قول کرنا اور حضور سے بالمشافہ ملاقات اور علم سیکھنے کا مدعی ہونا اور اپنے لئے معراج اور الہام کا دعویدار ہونا۔ اس کی زہر افشانیوں میں شامل ہے۔ اپنے ان گمراہانہ عقائد و نظریات اور دعاوی کے اثبات اور ترویج کے لئے اس نے مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں:

روحانی سفر، روشناس، مینارہ نور، تحفۃ المجالس، حق کی آواز اور تریاق قلب وغیرہ۔

آج کل مہدی فاؤنڈیشن اور مسیحا فاؤنڈیشن کے نام سے یہ جماعت مصروف عمل ہے اور اس نام سے ان کی کئی سائٹس بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

اس کے ان گمراہانہ عقائد و نظریات کو دیکھتے ہوئے اور اس کی صفت دجالیت کو بروقت بھانپتے ہوئے ملک کے نامور علماء اور دینی مدارس نے اس پر مرتد و کافر، ملحد، زندیق اور ضال و مضل کا فتویٰ صادر کیا۔ ان میں سرفہرست جامعہ فاروقیہ، جامعہ بنوری ٹاؤن، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد اور دارالعلوم امجدیہ کراچی ہیں۔ اس کے اس جھوٹ کی تردید اس وقت کے امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے بھی کی کہ اس کی تصویر حجر اسود میں دیکھی گئی ہے اور فرمایا کہ اس وقت پورے حرم میں حماد بن عبداللہ نامی کوئی امام نہیں ہے۔ جس کا فرضی نام اس شخص نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے لیا تھا اور اس پر فتویٰ ارتداد بھی صادر فرمایا۔

اس کی مزید تحقیق کے لئے حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی کتاب ''دور جدید کا مسیلمہ کذاب'' محمد نواز فیصل آبادی کی کتاب ''گوہر شاہیت اور قادیانیت اسلام کی عدالت میں'' اور مفتی نعیم صاحب کی کتاب ''ادیان باطلہ اور صراط مستقیم'' کا مطالعہ کریں۔

ان دنوں اس گمراہ اور کافر شخص کے خلیفہ یونس الگوہر جو کہ لندن میں مقیم ہے، کا عمران خان کی حمایت کا اعلان کرنا اور ان کے دھرنے میں ان کے بینرز کا پایا جانا گھناؤنی سازش کی خبر دیتا ہے اور اس کو یہ بات بھی مؤکد کرتی ہے کہ خان صاحب، طاہر القادری اور چوہدری برادران اس دھرنے سے قبل لندن میں ہی جمع ہوئے تھے۔ لہٰذا عرض ہے خان صاحب سے کہ اگر اس قسم کی کوئی بات ہے تو خدارا اس کو صاف کریں اور حصول اقتدار کے لئے اس قسم کی طاقتوں کا سہارا مت لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا برطانیہ اور امریکہ کے برسراقتدار طبقہ سے کہ ہر مذہبی غدار اور دہشت گرد کی پشت پر آپ کا ہاتھ نظر آتا ہے اور آپ کا یہ فعل درست معلوم نہیں ہوتا۔

☆☆..........☆☆

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کا دورہ سندھ

ابوارسلان محمد علی صدیقی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کے جانشین وفرزند حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم ایک ہفتہ کے دورہ پر خانقاہ سراجیہ سے سندھ تشریف لائے، آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادہ سعد احمد خان اور خادم قاری عبدالرحمن ضیاء تھے۔ لاہور سے جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچے، ایئرپورٹ پر مولانا ابوطلحہ اور حاجی غلام قادر کیریو نے آپ کا استقبال کیا، آپ کا یہ سفر میرپور خاص، ڈگری، کنری، کوٹ غلام محمد، شہداد پور اور لاڑکانہ پر مشتمل تھا۔

اگلے روز صبح حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب نے میرپور خاص کا سفر شروع کیا اور پونے ایک بجے میرپور پہنچے، جناب پروفیسر شکیل صدیقی مرحوم کے مکان پر قیام کیا، بعد نماز ظہر مدینہ مسجد شاہی بازار تشریف لائے، آپ کی آمد سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے تصوف اور عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا، اس کے بعد راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے کام میں خانقاہ سراجیہ کے کردار پر روشنی ڈالی اور اس کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں احباب نے بیعت کی اور حضرت دامت برکاتہم نے دعا فرمائی، مدرسہ مدینۃ العلوم شاہی بازار میں احباب سے ملاقات کی اور مدرسہ میں بھی احباب سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، جناب شکیل صدیقی مرحوم کے مکان پر جناب محمد اویس صدیقی نے خواتین کی بیعت کا پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا، ماشاءاللہ! جناب محمد اویس صدیقی صاحب کے تمام گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ میں حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب سے بیعت کی۔ جناب منظور احمد آرائیں صاحب کے گھر کھانا کھایا اور کچھ دیر آرام فرمایا اور عصر کی نماز کے بعد ڈگری کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مغرب کی نماز مسجد اشاعت القرآن میرواہ گورچھانی میں ادا کی اور احباب کی خاصی تعداد نے حافظ محمد رفیق صاحب کی معیت میں حضرت سے مصافحہ کیا، عشاء سے کچھ قبل ڈگری پہنچے، جہاں محترم اظہار الحق آرائیں سسر مولانا ابوطلحہ بن مفتی محی الدین کراچی والے احباب کے ساتھ سراپا انتظار تھے، عشاء کی نماز ادا کی پھر کھانا اور اس کے بعد مسجد محمدی غریب آباد میں محفل حسن قرأت اور جلسہ کی صدارت کی، جس کا اہتمام جناب قاری محمد اصغر صاحب نے کیا تھا۔ قاری محمد اکبر ماکی کی تلاوت، جناب مولانا حافظ عبدالقادر کی نعت اور مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ابوطلحہ بن مفتی محی الدین کا بیان اور اس کے بعد بیعت عام اور حضرت خواجہ صاحب کی دعا۔ رات قیام جناب اظہار الحق آرائیں کے مکان میں ہوا۔

اگلی صبح ساڑھے نو بجے کوٹ غلام محمد کے لئے عازم سفر راستے میں جامعہ عمر، مولانا محمد عمیر صاحب ناظم اعلیٰ ہوئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ غلام محمد کے زیر تعمیر مدرسہ کے لئے دعا اور اس کے بعد مسجد ابوبکر صدیق جناب مولانا مفتی محمد عدنان صاحب کا افتتاح اور پھر مدرسہ اشرف المدارس میں قیام اور مولانا محمد علی صدیقی کا بیان، کافی احباب نے حضرت کے دست مبارک پر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ کوٹ غلام محمد وہ شہر ہے جس میں پاکستان بننے کے بعد سب سے پہلا عدالتی فیصلہ قادیانیوں کے خلاف ہوا تھا، اس کے بعد کنری کے لئے عازم سفر ہوئے۔ قیام جناب چوہدری رشید احمد نمبردار کے مکان میں ہوا جو حضرت مولانا محمد عبداللہ حضرت ثانی خانقاہ سراجیہ کے خاندان سے ہیں تمام اہل خانہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، آرام کیا اور اس کے بعد قبل ظہر جناب محترم محمد ناصر آرائیں کے مکان پر ضیافت، بعداز ظہر بخاری مسجد میں مولانا قاضی احسان احمد کا بیان اور حضرت خواجہ صاحب کی بیعت اور دعا، خواتین کے لئے ہمشیرہ محمد رفیع کے مکان پر انتظام کیا تھا۔ پروگرام کے بعد تشریف لائے، چائے پی اور خواتین کو سلسلۂ عالیہ میں بیعت کیا اور پھر عصر کی نماز پڑھ کر شہداد پور کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اس سفر میں میرپور خاص کے بھائی محمد افتخار صاحب حاضر باش تھے، واپسی پر ان کی مسجد میں پیراڈائز کالونی میں حضرت دامت برکاتہم نے مغرب کی نماز پڑھا کر مسجد کا افتتاح کیا اور اس کے بعد شہداد پور رات نو بجے جناب محترم حاجی غلام قادر کیریو کے مکان پر پہنچے اور طعام اور آرام کیا۔ الحمدللہ۔

آنے والا دن مکمل آرام کیا۔ شہداد پور میں عشاء کی نماز مسجد حلیمہ مدرسہ عثمانیہ قاری جاوید الرحمن صاحب کے پاس، بعداز عشاء مولانا قاضی احسان

احمد کا سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ اور عقیدۂ ختم نبوت پر بیان اور پھر حضرت خواجہ صاحب کی بیعت اس کے بعد مجتبیٰ گارڈن میں محترم حاجی غلام قادر کیریو نے اپنے بیٹے محمد مجتبیٰ کیریو کے تکمیل قرآن کی تقریب رکھی اور شہر کے احباب اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مولانا قاضی احسان احمد کا عظمت قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے بیان اور اس کے بعد حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب نے جناب محمد مجتبیٰ کیریو کو آخری سبق پڑھا کر دعا کی اور آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

آنے والی صبح ناشتہ کے بعد پورا قافلہ نواب شاہ کے لئے عازم سفر ہوا، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے مجلس کے احباب کے ہمراہ ایک ہال میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بہت ہی عمدہ پروگرام رکھا ہوا تھا، حضرت خواجہ صاحب نے اس مجلس کی صدارت کی، مولانا مفتی حفیظ الرحمن ٹنڈو آدم، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت قادیانیت کی اسلام اور ملک دشمنی اور ان کے بائیکاٹ کرنے پر روشنی ڈالی۔ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت اسٹیج سیکریٹری تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ قبل از عصر نئی تعمیر ہونے والی مسجد میں حضرت مولانا قاری محمد انیس صاحب کے یہاں حاضر ہوئے، بیعت ودعا کی۔ بعد از عصر یہ قافلہ خانقاہ قادریہ شاہ پور چاکر روانہ ہوا، مغرب کی نماز شاہ پور چاکر میں ادا کی اور مولانا عبدالجبار عباسی سے ان کے بھائی جناب حافظ عبدالستار کے انتقال پُرملال پر تعزیت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی اور اس کے ساتھ حضرت مولانا محمد حسن عباسی اور دیگر حضرات کے مزارات پر حاضری بھی دی، رات قیام شہداد پور میں رہا۔

۱۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو دوران قیام سارا دن شہداد پور میں مکان پر حاجی غلام قادر کے احباب ملاقات اور بیعت کے لئے آتے رہے، قبل عصر مولانا محمد سلیم صاحب کے مکان پر مولانا محمد جمشید صاحب جو مولانا محمد سلیم صاحب کے سسر تھے، ان سے تعزیت کی، اس کے بعد مدرسہ دارالعلوم حسینیہ شہداد پور عصر کی نماز کے بعد مولانا قاضی احسان احمد کا طلبا میں بیان اس کے بعد مغرب کی امامت دارالعلوم حسینیہ کی مسجد میں حضرت خواجہ صاحب نے کرائی اور بعد از عشاء بلال گارڈن میں مدرسہ عثمانیہ حلیمہ مسجد کے سالانہ جلسہ کی تقریب اسناد کی صدارت۔ قاری محمد وقاص صاحب کی بہت عمدہ تلاوت مولانا قاضی احسان احمد کا عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت سے بائیکاٹ کے متعلق بیان حضرت کے ہاتھ سے بچوں کی دستار بندی اور دعا، اس کے بعد مولانا محمد انس یونس اور مولانا صبغت اللہ جوگی کا بیان ہوا۔ ہفتہ بھر کا سفر.... آج کی صبح یہ قافلہ بعد از نماز فجر لاڑکانہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت پر تعزیت کے لئے روانہ، ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحبؒ کا اصلاحی تعلق حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ سے تھا، ڈاکٹر صاحب کے بیٹے مولانا ناصر محمود سے ملاقات اور ان سے تعزیت کے بعد واپسی، ظہر کی نماز ختم نبوت دفتر کمبٹ میں ادا کی اور قبل از عشاء شہداد پور بعد از عشاء کراچی روانہ اور حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب رات ڈیڑھ بجے کی فلائٹ سے لاہور روانہ ہوئے۔ مولائے کریم ہمارے حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے تصوف اور عقیدۂ ختم نبوت کے فیض کو میرے شیخ حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب کے ذریعہ عام فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

مولانا محمد اسحاق ساقی کے برادر کبیر کا انتقال پُرملال

بہاولپور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق ساقی کے برادر محترم جناب خلیل احمد ۲۲ جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہونے کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس اچانک حادثہ پر اہل خانہ سمیت دیگر اعزہ واقربا اور دوست واحباب کو شدید صدمہ پہنچنا فطری بات ہے۔ مرحوم کی عمر ستر سال تھی، آپ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ نماز جنازہ جلال پور پیر والا میں ادا کی گئی جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (ملتان)، مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)، مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)، مولانا توصیف احمد (حیدر آباد)، مولانا فقیر اللہ اختر (سیالکوٹ)، مولانا عبدالحکیم نعمانی (چیچہ وطنی)، مولانا محمد قاسم رحمانی (بہاولنگر)، مولانا محمد علی صدیقی (میرپور خاص)، مولانا غلام حسین (جھنگ)، مولانا محمد اقبال (ڈیرہ غازی خان)، مولانا محمد خبیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا عبدالستار حیدری (بھکر)، مولانا عبدالرزاق مجاہد (اوکاڑہ)، مولانا محمد عارف شامی (گوجرانوالہ) ودیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ ودیگر علماء کرام نے مولانا سے تعزیت اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مرحوم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تحریک ختم نبوت میں بہاول پور کا کردار!

(۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

دوسری قسط

۴؍ اگست کی ختم نبوت کانفرنسیں:

۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک تقریباً دس سال بندہ بہاول پور تھا۔ سالانہ کانفرنس ۴؍ اگست کو شروع کیں۔ ان کانفرنسوں کی صدارت ہمیشہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس خواجہ خان محمدؒ فرماتے رہے۔ کانفرنسوں سے مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ فیصل آباد، خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا محمد اشرف ہمدانیؒ، لاہور سے مولانا محمد اجمل خانؒ، مولانا قاری عبدالحی عابدؒ، شجاع آباد سے میرے استاذ محترم مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات مولانا محمد شریف جالندھریؒ، موجودہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ خطاب فرماتے رہے۔

کانفرنس کے منتظمین میں عمائدین شہر، انجمن تاجران، جماعتی کارکن اور عہدیداران ہوتے۔ کانفرنس کے انتظامات دریاں، صفیں بچھانا اور دیگر کام معیوب نہ سمجھے جاتے۔ کانفرنسوں کی سرپرستی خطیب شہر مولانا قاضی عظیم الدینؒ، مولانا قاضی رشید احمدؒ، مولانا مفتی غلام فریدؒ، مولانا غلام مصطفیٰؒ فرماتے۔ کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا عظیم الشان مظہر ہوتی۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء کی کانفرنس کے انتظامات کے لئے ۴؍ اگست کو مجلس کے رہنماؤں کا اجلاس امیر مجلس الحاج محمد ذکر اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حاجی سیف الرحمن، حاجی اشفاق احمد، عبدالرحمن انصاری، نور الٰہی قریشی، قاری رشید احمد، حافظ محمد اسماعیل، شبیر احمد (رحمہم اللہ تعالیٰ) شریک ہوئے۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جس کی تفصیلات رجسٹر کارروائی میں تحریر شدہ موجود ہے۔

ساہیوال کا سانحہ اور بہاول پور میں ردِ عمل:

ہماری اسٹیبلشمنٹ کی عادت بد رہی ہے کہ جب تک ”لاء اینڈ آرڈر“ کے مسائل پیدا نہ ہوں۔ افسر شاہی کسی مسئلہ کو مسئلہ ہی نہیں سمجھتی۔ چنانچہ امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے بعد قادیانیوں نے ملک بھر میں اس ایکٹ کا نہ صرف بھرپور مذاق اڑایا بلکہ اس کی خلاف ورزی کو تحریک کی شکل دی، اپنی دکانوں، مکانوں، عبادت گاہوں پر آیات قرآنی اور کلمات طیبہ لکھ کر اس قانون کا ملک بھر میں مذاق اڑانا شروع کردیا۔ ساہیوال میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ پر آیات قرآنی اور کلمات طیبہ لکھے۔ بار بار مطالبات کے باوجود انتظامیہ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ ساہیوال میں انتظامیہ کو الٹی میٹم دیا گیا کہ فلاں تاریخ تک کلمات طیبہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے محفوظ کیے جائیں۔ بصورت دیگر خدام ختم نبوت اپنے ہاتھوں سے خود حفاظت کریں گے، لیکن انتظامیہ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی بلکہ قادیانی علی الاعلان اذانیں دینے لگے، نوجوان یہ برداشت نہ کرسکے اور ان کی عبادت گاہ کی طرف روانہ ہوئے، چنانچہ جب کچھ نوجوان ان کی عبادت گاہ کے قریب پہنچے اور قادیانیوں کو بلا کر کہا کہ وہ آئندہ اذان نہ کہیں اور آیات قرآنی اور کلمات طیبہ خوف محفوظ کردیں، تو قادیانی غنڈوں نے فائرنگ کردی۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے استاذ قاری شبیر احمدؒ اور پولی ٹیکنیک کے طالب علم اظہر رفیق موقع پر شہید کردیے گئے، جس سے قادیانیوں کی غنڈا گردی کے خلاف پورے ملک میں اشتعال پھیل گیا اور مرکزی مجلس عمل جو تمام مکاتب فکر کی جماعتوں پر مشتمل تھی نے ۲؍ نومبر کو یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا۔ اس سلسلہ میں ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو مجلس عمل کا اجلاس مولانا محمد یوسف خطیب جامع مسجد غلہ منڈی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حاجی سیف الرحمن، عبدالرحمن انصاری، شیخ محمد اقبال، عبدالمجید قریشی، حاجی عمر دین، علامہ محمد ریاض چغتائی، محمد شجاع، مولانا محمد معاذ اور راقم الحروف نے شرکت کی۔ اجلاس میں شہدائے ساہیوال کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز ۳؍ نومبر کو جامع مسجد الصادق میں احتجاجی جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور دسمبر کے آخر میں چناب نگر میں قادیانیوں کے سالانہ میلہ (جلسہ) پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا، کیونکہ قادیانی قادیانیت ایکٹ کی دفعہ نمبر ۲۹۸۔سی کے تحت اجتماع منعقد نہیں کرسکتے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی ہیئت و شکل تبدیل کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ آئندہ ان کی مساجد ضرار

کی تعمیر پر پابندی عائد کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

بہاول پور کے بعض علاقوں کی بھی نشاندہی کی گئی جہاں قادیانی اذانیں دیتے ہیں، انہیں قانون و آئین کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔

سہ سالہ ممبر سازی اور انتخابات:

مجلس کے دستور کے مطابق ہر تین سال کے بعد ملک بھر میں ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۵ء کے اوائل سے ملک بھر میں ممبر سازی کی گئی اور بہاول پور اور اس کی تحصیلوں میں ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل ہوئی، جس میں بہاول پور کی عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور سینکڑوں سے متجاوز حضرات نے مجلس کی رکنیت قبول کی اور ضلع کی چاروں تحصیلوں بہاول پور، احمد پور شرقیہ، منڈی یزمان، حاصل پور میں مجالسیں قائم کی گئیں۔ چنانچہ بہاول پور مجلس کے انتخاب کے لئے ۳۰؍جون ۱۹۸۴ء کو اراکین مجلس کا اجلاس دفتر ختم نبوت ماڈل ٹاؤن بی میں الحاج محمد ذکر اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں تین درجن سے زائد اراکین نے شرکت کی اور درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا:

سرپرست: الحاج محمد ذکر اللہ، امیر: حاجی سیف الرحمن، نائب امیر: حاجی عمر دین، ناظم اعلیٰ: چوہدری محمد علیم، ناظم: حافظ عبدالحمید، ناظم تبلیغ: ڈاکٹر عبدالستار اختر، ناظم نشر و اشاعت: علامہ محمد ریاض چغتائی، خزانچی: عبدالرحمن انصاری۔

مجلس شوریٰ میں مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ حاجی محمد امین غلہ منڈی، مولانا محمد یوسف مدظلہ، مولانا محمد معاذ، مولانا مفتی عطاء الرحمن، محمد نواز تاجی، راجہ محمد اقبال، ڈاکٹر محمد اقبال کھچی، مقبول حسن صراف، شیخ محمد اقبال، ڈاکٹر عبدالرحمن خان، مولانا محمد عبداللہ مسعود ہاشمی، عبدالجواد صدیقی، نور الٰہی قریشی۔

محکمہ انہار قادیانیوں کی آماجگاہ:

محکمہ انہار قادیانیوں کی آماجگاہ رہا ہے، محکمہ انہار بہاولپور کا سپرنٹنڈنٹ غلام احمد قادیانی آ گیا، اس نے اپنے مکان سے ملحقہ مکان کی دیوار توڑ کر مکان پر قبضہ کرلیا، چونکہ پانچ چھ قادیانی محکمہ کی ’’کی پوسٹوں‘‘ پر قابض تھے۔ کسی مسلمان ملازم کو اس فعل شنیع پر ٹوکنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ جب میاں سلیم اختر چیف انجینئر بن کر بہاول پور آئے تو انہوں نے انکوائری کا حکم جاری کیا، تو محکمہ مالیات کے مروجہ قوانین کے مطابق جرمانہ کا کرایہ لگایا گیا۔ جو مبلغ ۳۶۰۰۰ روپے بنا، میاں سلیم اختر ریٹائر ہوئے تو میاں محمد صفدر، راؤ ریاض الرحمن یکے بعد دیگرے چیف انجینئر بن کر آئے تو انہیں مجلس کا وفد ملا، انہیں باور کرایا کہ اگر یہ رقم معاف کی گئی تو قومی خزانہ کو نقصان ہوگا، ایسے ہی علی صفدر کاظمی ڈپٹی کمشنر کو بھی وفد ملا، انہیں بھی قادیانیوں کی کمینی حرکتوں سے آگاہ کیا، جرمانہ کی رقم معاف نہ ہوسکی۔ جب چوہدری غلام احمد اصغر چیف انجینئر بن کر آئے تو انہوں نے صرف دو روپے ماہانہ کے حساب سے مبلغ ۲۴۰ روپے وضع کئے، چنانچہ مجلس نے اپنے اجلاس میں گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کیا کہ مبلغ ۳۶۰۰۰ روپے کی رقم قادیانیوں سے وصول کی جائے، بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔

گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول اُچ شریف میں قادیانی سرگرمیاں:

گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول کی ہیڈ مسٹریس قادیانی آ گئی، جو نہ صرف قادیانی تھی بلکہ قادیانیوں کی خواتین کی تنظیم ’’لجنہ اماء اللہ‘‘ کی صدر اور ناصرات الاحمدیہ کی مقامی جنرل سیکرٹری بھی۔ اس نے ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ کو ’’ہلال احمر‘‘ کے نام سے اپنے اسکول میں ناچ گانے کا پروگرام ترتیب دیا اور وی سی آر منگوا کر ’’مس سنگاپور‘‘، ’’ہانگ کانگ کے شعلے‘‘، ’’ہم سے ہے زمانہ‘‘ اور ’’نام میرا بدنام‘‘ جیسے مخرب الاخلاق فلمیں دکھلانے کا پروگرام ترتیب دیا، اس سلسلہ میں طالبات سے چندہ بھی وصول کیا۔ یہ پروگرام شروع ہوا ہی تھا کہ اسسٹنٹ کمشنر احمد پور شرقیہ اُچ شریف کے دورہ پر تشریف لے گئے تو ان کے نوٹس میں قادیانی ہیڈ مسٹریس کی یہ گھٹیا حرکت سامنے لائی گئی، انہوں نے پروگرام پر پابندی عائد کردی۔ مقامی مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا، چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۲۹؍دسمبر ۱۹۸۵ء کو اجلاس بلا کر قادیانی بداخلاقیوں پر بھرپور احتجاج کیا اور قادیانی ہیڈ مسٹریس کی برطرفی کا مطالبہ کیا اور محکمہ تعلیم سے انکوائری کا بھی مطالبہ کیا۔

میرج سینٹر کے نام پر قادیانیت کی ترویج:

ریحانہ ملک خاندانی قادیانی تھی، اس نے ٹرسٹ کالونی میں میرج سینٹر کھولا، مجلس نے اس کا بروقت ایکشن لے کر اس سینٹر کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا، کیونکہ قادیانی اس قسم کی حرکات کرکے مسلمانوں کو اپنے روایتی ہتھکنڈے ’’نوکری اور چھوکری‘‘ کے لالچ میں نوجوانوں کا ایمان خراب کرتے ہیں۔ اجلاس میں مفتی عطاء الرحمن، مولانا محمد یوسف، عبدالرحمن انصاری، حاجی محمد انور، ڈاکٹر محمد اقبال کھچی سمیت کئی ایک اراکین نے شرکت کی۔

امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کے خلاف مظاہرہ:

۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کی شام صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈی نینس کے ذریعہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی، قادیانی مختلف عدالتوں میں گئے، عدالتوں نے قادیانیوں کی رٹ کو خارج کرتے ہوئے امتناع قادیانیت ایکٹ برقرار رکھا۔ بایں ہمہ قادیانیوں نے ملک بھر میں اس قانون کی مخالفت میں اسلامی اصطلاحات استعمال

کرنا شروع کردیا۔ انتظامیہ اکثر مقامات پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی۔

میر مند قیصرانی مرا، اسے شیر گڑھ تونسہ شریف کی مسجد میں دفنایا گیا۔ مسلمانانِ پاکستان اس سلسلہ میں سراپا احتجاج ہوئے، لیکن سول و مارشل لاء انتظامیہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

سیالکوٹ کے محمد اسلم قریشی کو گم ہوئے تین سال کا عرصہ مکمل ہوا تو مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ ۱۷؍فروری ۱۹۸۶ء کو ایک ہزار علماء کرام مطالبات کے حق میں پرامن مظاہرہ کریں گے، جس کی قیادت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کریں گے۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے رہنماؤں کا اجلاس ۴؍فروری ۱۹۸۶ء کو دفتر ختم نبوت غلہ منڈی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت ضلعی صدر مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ اجلاس میں صاحب صدر کے علاوہ بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبدالحکیم، جماعت اسلامی کے اسلوب احمد خان، حاجی محمد عمران، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حاجی سیف الرحمن، حاجی مہرالدین، نظام الدین، علامہ محمد ریاض چغتائی، انجمن صحافیان کے گلزار احمد نسیم، مجید گل، مختلف جماعتوں کے مولانا ارشاد الحق، مفتی عطاء الرحمن، سراج بدر، محمد صادق ارشد سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس مرکزی مجلس عمل کے فیصلہ: ''۱۷؍فروری کو اسلام آباد میں مظاہرہ کیا جائے گا'' کا خیر مقدم کرتے ہوئے طے کیا گیا کہ بہاولپور سے ایک درجن علماء کرام مولانا غلام مصطفیٰ کی قیادت میں شرکت کریں گے۔ طے ہوا کہ راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی ڈویژن کے تینوں اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان کا دورہ کرکے علماء کرام کو شرکت کے لئے آمادہ کریں گے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ میر مند قیصرانی کی لاش کو شیر گڑھ تونسہ شریف کی مسجد سے نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی ممبر مولانا خیر محمد کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

میر مند قیصرانی کی لاش مسجد سے نہ نکالنے کے خلاف مظاہرہ:

میر مند کی لاش کو نکالنے کے لئے ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ۱۴؍مارچ ۱۹۸۶ء کو مولانا غلام مصطفیٰ کی صدارت میں مجلس عمل بہاولپور کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں آنے والے جمعہ کو جامع مسجد الصادق میں جلسہ کرنے کا بعدازاں جامع الصادق سے جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا گیا، جو جامع الصادق سے شروع ہوکر فرید گیٹ تک جائے گا۔ جلسہ میں قومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبران، کاروباری تنظیموں کے عہدیداروں، صحافیوں، علماء کرام، مشائخ عظام کریں گے۔ چنانچہ حسب اعلان جلسہ وجلوس منعقد ہوئے، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جلسہ وجلوس میں مرکزی مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے پر زور دیا گیا۔ ☆☆☆

(جاری ہے)

تبصرہ کتب

نام کتاب: ولی ابن ولی حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ.... حیات وخدمات

بارشاد: پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

پسند فرمودہ: جانشین امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ

ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضخامت: ۳۸۰ صفحات

رعایتی قیمت: ۴۰۰ روپے

ناشر: جامعہ عبیدیہ، آئی بلاک علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد

امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تربیت یافتہ، شیخ کامل، افکار ولی اللہی کے حدی خواں، حق وصداقت کے داعی، اللہ کے ذکر سے لاکھوں دلوں کو منور کرنے والے صوفی باصفاء، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر، مرکزی نائب امیر، مرکزی ناظم اعلیٰ سے ترقی کرتے ہوئے اختلاف وانتشار کے اس دور میں متحدہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر کے عہدہ تک جا پہنچے، آپ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء تحریک بحالی جمہوریت میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

فیلڈ مارشل ایوب خان کے دور اقتدار میں آپ پر لاٹھیاں برسا برسا کر آپ کو ہمیشہ کے لئے معذور کردیا گیا، لیکن آپ نے اُف تک نہ کی۔ جنرل ضیاء الحق نے آپ کو پنجاب کی گورنری اور مرکزی وزارت کی پیشکش کی، لیکن آپ نے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔

اگرچہ آپ کی مجالس ذکر، خطبات ومقالات پر کام ہوا لیکن آپ کی تفصیلی سوانح حیات ''دیر آید درست آید'' کے مصداق مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرتب کرکے سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے خوشہ چینوں، جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کے لئے ایک یادگار تحفہ مرتب کردیا ہے۔ قائد تحریک ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم اور مولانا محمد اجمل قادری مدظلہ کی تقاریظ، پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب زید مجدہم اور میاں محمد اکمل قادری کے تفصیلی مضامین نے کتاب کی عظمت کو چار چاند لگادیئے۔ کتاب انجمن خدام الدین، شیرانوالا، لاہور سے بھی دستیاب ہے۔

نوٹ: تبصرہ کے لئے کتاب کے دو عدد نسخوں کا آنا ضروری ہے۔

دعوتی و تبلیغی اسفار

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ملک خادم حسین کی رحلت:

ملک خادم حسین بندہ کے ہم زلف حاجی فیض بخش کی پہلی بیوی سے فقیر منش انسان تھے، کچھ عرصہ بہاولپور میں کسی تعلیمی ادارہ میں چوکیدارا کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے۔ ملتان پلاٹ خرید کر مکان بنایا، چند سال پہلے اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا، جگر کے کینسر کے مریض تھے، علاج معالجہ جاری رہا۔ ۱۲ ردسمبر کو ایک بیٹے کی شادی کی، بارات کے ساتھ چل کر گئے۔ ۱۴ ردسمبر کو دو بجے انتقال ہوا۔ بندہ خانیوال کے تبلیغی سفر پر تھا، مغرب کے بعد مہریہ کالونی ملتان میں نماز جنازہ ادا کی گئی، خانیوال روڈ پر واقع قبرستان میں سپرد خاک کیے گئے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

بندہ کے والد محترم ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے، بیماری کے باوجود نماز کی پابندی، اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، ذکر واذکار اور تلاوت کلام پاک کا سلسلہ جاری رہا۔ واش روم سے فارغ ہو کر جب نکلنے لگے تو کمزوری کی وجہ سے گر گئے اور کمر میں درد کا سلسلہ شروع ہو گیا، علاج معالجہ کے باوجود درد کا سلسلہ جاری رہا:

”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“

بندہ نے ۱۸ ردسمبر صبح نو بجے اجازت طلب کی لیہ کی طرف کا سفر ہے، بھکر میں مجلس کے دفتر کا افتتاح ہے۔ فرمانے لگے کہ جلدی آنا، ۱۹ ردسمبر دس بجے صبح ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب کی عیادت وملاقات سے فارغ ہو کر دریاخان کی طرف سفر شروع کیا تو برادرم محمد اسحاق کا فون آیا کہ باباجی کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے، جمعہ چھوڑ کر واپس آجائیں۔ بندہ نے جمعہ مقامی مبلغ مولانا حمزہ لقمان کے ذمہ لگایا اور عازم شجاع آباد ہوا۔ ابھی شجاع آباد نہیں پہنچا تھا کہ والد صاحب کے انتقال کی اطلاع آگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے دن گیارہ بجے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جنازہ میں حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا مفتی عبیداللہ عزیز، مولانا قاضی قمر الصالحین، مولانا رضاء المنعم، قاری جمیل الرحمن بہلوی، جلال پور پیروالا سے مولانا خلیل احمد اسعد، مولانا پروفیسر عبدالشکور، قاری محمد امین، مولانا عبدالرحمن جامی، ملتان سے قاضی عبدالخالق، مولانا محمد اقبال میلسوی مبلغین ختم نبوت، بہاولپور سے مولانا مفتی عطاء الرحمن، مولانا محمد اسحاق ساقی، حاجی محمد عابد، مولانا عبدالصمد، مولانا عبدالسلام شجاع آباد کے سابق ایم این اے رانا تاج احمد نون، علاقائی عمائدین، جماعتی رفقاء نے کثرت کے ساتھ شرکت کی اور انہیں آبائی قبرستان حبیب شہید میں ان کے والد محترم میاں الٰہی بخش مرحوم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ تدفین ۲۱ ردسمبر کو عمل میں لائی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا ظفر احمد قاسم دہاڑی، خواجہ عبدالماجد خانیوال، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا احمد حسن، حافظ حسین احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، کراچی سے خیبر تک علماء کرام، مشائخ عظام نے ٹیلیفون کے ذریعہ تعزیت کا اظہار کیا۔

دفتر ختم نبوت بھکر کا افتتاح:

۱۸ر دسمبر بعد از نماز مغرب بھکر چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا صفی اللہ، مولانا کفایت اللہ، سپاہ صحابہ کے مولانا عبدالغفور حقانی، معروف سیاسی وسماجی رہنما آفتاب احمد، ڈاکٹر عتیق الرحمن، قاری حمید احمد سمیت کئی ایک رہنماؤں اور جماعتی کارکنوں نے شرکت کی۔ جماعتی کارکنوں سے راقم نے خطاب کرتے ہوئے بھکر میں ختم نبوت کے قیام کا خیر مقدم کیا اور کارکنوں سے درخواست کی کہ دفتر سے رابطہ رکھیں۔ مولانا حمزہ لقمان نوجوان عالم دین، متحرک وفعال مبلغ ہیں انشاء اللہ العزیز دفتر ضلع بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے گا۔ انشاء اللہ العزیز قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھا جائے گا۔

والد محترم کی تعزیت کے لئے آنے والے:

راقم کے والد محترم حاجی عبدالخالق مرحوم کی تعزیت کے لئے ۱۹ تا ۲۲ ردسمبر تک مذہبی وسیاسی رہنماؤں کا تانتا بندھا رہا۔ مولانا سراج احمد قریشی شجاع آباد، سابق صوبائی وزیر رانا محمد قاسم نون، حاجی محمد اکرم مالک شجاع آباد انڈسٹریز، قاری عبدالرحیم فاروقی جلال پور پیروالا، قاری غلام فرید حافظ والا، قاری عبدالغفور دونہانہ سندیلہ، خواجہ اکرام الحق، خواجہ انعام الحق، خواجہ عبدالمالک صدیقی، قاری زبیر احمد کچھ عرصہ بعد مولانا عالم طارق، مولانا محمد امجد خان تشریف لائے اور بندہ اور بندہ کے بھائیوں مولانا

خادم اللہ، ڈاکٹر محمد اسحاق، حاجی محمد یعقوب جاوید، نیز مولانا ثناء اللہ سعد، مولانا قاری ابوبکر صدیق، مولانا محمد قاسم رحمانی، حافظ عطاء اللہ، قاری علی حیدر سمیت مرحوم کے پسماندگان سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ نیز مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں:

۲۳؍دسمبر کو راقم نے شجاع آباد سے سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز ڈیرہ اسماعیل خان میں ادا کی، عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد قوت الاسلام میں میلاد مصطفیؐ کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی مسجد کے خطیب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد خالد گنگوہی نے حاصل کی، نعتیہ کلام حافظ ذیشان نے پیش کیا، قاری محمد اعجاز اور راقم کے بیانات ہوئے۔

۲۳؍دسمبر کو ہمارے حضرت بہلویؒ حضرت لاہوریؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے شاگرد رشید مولانا غلام رسول سے ملاقات کی۔ موصوف نے اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام سے فیوض و برکات حاصل کئے اسکول میں نہ جاتے تو آج کسی جامعہ کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین ہوتے۔

جامعہ نعمانیہ:

حضرت مولانا علاؤ الدینؒ مدرسہ ہذا کے بانی تھے، فاضل دیوبند تھے، چند ماہ پہلے ان کا انتقال ہوا تو قاری خالد گنگوہی کی معیت میں مولانا محمد عرفان مہتمم اور مولانا اشرف علی شیخ الحدیث سے ملاقات ہوئی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

لکی مروت میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور بیان:

خیبر پختونخوا کے ایک ضلع لکی مروت کی جامع مسجد طوطی آباد میں ۲۴؍دسمبر ظہر سے عصر تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا احمد سعید امیر لکی تحصیل نے کی۔ ابتدائی بیان مولانا محمد ابراہیم اوگی، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کا ہوا۔ بعد ازاں راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو کی۔ بعد نماز عصر لکی مروت کے مدارس جامعہ عثمانیہ مچن خیل، جامعہ صدیقیہ صفدریہ، جامعہ قاسم العلوم سرائے گمبیلا، جامعہ عثمانیہ، مدرسہ قاسم العلوم، جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات والبنین لکی مروت کا دورہ کیا، ہر ایک مدرسہ میں خاصی تعداد میں طلباء زیر تعلیم ہیں۔

جامعہ صدیقیہ صفدریہ ۱۹۹۶ء میں مولانا گل محمد نے قائم کیا، جس میں درجہ حفظ اور درجہ عالیہ تک اسباق ہوتے ہیں، اس سال درجہ خامسہ تک طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ عثمانیہ میں بنات وبنین کے درجہ حفظ سے لے کر عالیہ تک تمام شعبے کام کر رہے ہیں۔

جامعہ کو خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی سرپرستی حاصل رہی۔ مولانا عبدالمتین کی نگرانی واہتمام میں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے، سینکڑوں طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

مدرسہ قاسم العلوم سرائے گمبیلا فاضل نوجوان مولانا رحیم گل حلیمی نے قائم کیا۔ مجلس کے پُرجوش ورکر ہیں۔ چھ اساتذہ کرام کی نگرانی میں حفظ وناظرہ اور درجہ کتب کے ۱۶۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔

جامعہ فاروقیہ مچن خیل لکی مروت حفظ و تجوید اور ابتدائی کتب کی تعلیم دی جاری ہے۔ مولانا سیف الرحمن ادارہ کو چلا رہے ہیں۔

جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات میں ۳۵۰ طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ۱۴؍جنوری ۱۹۹۶ء سے مچن خیل لکی مروت بنات میں دینی تعلیم، دینی شعور بیدار کر رہا ہے۔ مولانا محمد امین جامعہ کے مدیر ہیں۔

لکی مروت کے پروگراموں میں مولانا ابراہیم اوگی، صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا محمد طیب طوفانی، مفتی ضیاء اللہ ساتھ رہے۔ رات کا قیام سرائے نورنگ میں مولانا عبدالرحیم کے حجرہ وڈیرہ میں ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس بنوں:

۲۵؍دسمبر کو جامع مسجد حافظ جی بنوں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور راقم الحروف نے مرکز سے نمائندگی کی۔ علاقائی اور صوبائی شخصیات نے بھی بھرپور خطاب فرمائے۔ کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلع بنوں کی شاخ نے کیا، جس کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ ہیں اسی روز جمعیت علماء اسلام کے سابق ایم پی اے مولانا عبدالصمد فاضل دیوبند کا انتقال اور جنازہ بھی ہوا، جس میں ہزاروں حضرات نے شرکت کی۔ کانفرنس صبح نو بجے سے شام چار بجے نماز عصر تک جاری رہی۔

تخت نصرتی میں جلسہ ختم نبوت:

۲۵؍دسمبر ظہر کی نماز کے بعد تخت نصرتی ضلع کرک کے مدرسہ کی جامع مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مقامی امیر مولانا محمود الرحمن نے کی، جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا حافظ ابن امین مدظلہ تھے۔ تفصیلی خطاب راقم الحروف کا ہوا اور یہ سلسلہ قبل عصر تک جاری رہا۔

چارسدہ میں سہ روزہ ختم نبوت کورس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ تا ۲۸؍دسمبر دارالعلوم فیض الاسلام تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا افتتاح شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار فاضل دیوبند کے ابتدائی بیان سے ہوا۔ بعد ازاں راقم الحروف نے اوصاف نبوت پر بیان

کیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد میں دیا۔

۲۷ دسمبر کو مولانا صابر شاہ، مولانا محمد عابد کمال اور راقم الحروف کے لیکچرز ہوئے۔ ۲۸ دسمبر کو بھی مولانا صابر شاہ، مولانا عابد کمال، مولانا قاضی احسان احمد اور راقم کے لیکچرز ہوئے۔ لیکچرز میں ختم نبوت قرآن و حدیث، مرزا قادیانی کے اقوال کی روشنی میں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع و نزول قرآن سنت، اجماع امت اور مرزا قادیانی کے اقوال کی روشنی میں، مرزا قادیانی کا کردار و کریکٹر، دعاوی باطلہ، تضادات، نیز مرزا قادیانی اور فتنۂ قادیانیت کے مقابلہ میں علماء کرام کی خدمات کے عنوان پر بیانات ہوئے۔ آخری خطاب و بیان صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی دامت برکاتہم کا ہوا۔ کورس کی نگرانی ضلعی امیر مولانا پیر حزب اللہ جان اور مولانا نجیب الاسلام نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ کلاں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد جامعۃ العلوم والمعارف نوشہرہ کلاں میں ۲۸ دسمبر بعد نماز ظہر تا نماز مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری محمد اسلم نے کی۔ کانفرنس سے مقامی علماء کرام اور نعت خوانوں کے علاوہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا عابد کمال نوشہرہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں پختون روایات کے مطابق ہزاروں مسلمانوں نے جوش و جذبہ اور والہانہ عقیدت کے ساتھ شرکت کی۔ کانفرنس میں سانحہ پشاور پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ میں ملوث کرداروں کو بے نقاب کیا جائے اور سانحہ میں ملوث مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ کانفرنس سے مفتی حاکم علی حقانی، مولانا محمد عارف بھکروی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات میں ادارہ کے مہتمم مولانا عبدالقیوم فقیر نے بھرپور سرپرستی فرمائی۔ نوشہرہ سے عصر کے بعد روانہ ہوکر رات دفتر فیصل آباد میں قیام کیا۔

مولانا قاری محمد ابراہیم کی رحلت:

مولانا قاری محمد ابراہیم جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل، خیر العلماء مولانا خیر محمد جالندھریؒ، علامہ محمد شریف کشمیریؒ، مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ، مولانا غلام مصطفی ملتانی، امام القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ ۱۹۶۶ء میں فیصل آباد تشریف لائے اور ایک عرصہ تک جامعہ اُم المدارس میں تدریس و تعلیم کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں جامعہ طیبہ کے نام سے گرین ویو میں ادارہ قائم کیا جو حفظ و تجوید کی معیاری درسگاہ ہے۔ ۱۹۸۳ء میں چناب نگر ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی تو موصوف ۱۹۸۳ء سے عمومی طعام کی تقسیم اور اس کی نگرانی فرماتے رہے۔ **گزشتہ سال ۲۰۱۳ء میں راقم عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ عیادت کے بعد کانفرنس میں شرکت کی** دعوت دی تو قبول فرمائی۔ فالج کے مریض ہونے کے باوجود گاڑی میں لیٹ کر چناب نگر تشریف لائے اور عمومی طعام کی حسب سابق نگرانی فرمائی۔ کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے۔ علالت کے باوجود مدرسہ کے طلباء سے سبق، سبقی، منزل وغیرہ سننے کو ترک نہ کیا۔ کچھ عرصہ پہلے فالج کا اٹیک ہوا تو اپنے فرزند ارجمند قاری محمد ابوبکر اور اساتذہ کرام اور طلبا کو چناب نگر کانفرنس کی خدمت پر مامور کیا۔ اس خدمت کو سعادت سمجھ کر آخر دم تک نبھایا۔ ۲۶ دسمبر جمعۃ المبارک رات گیارہ بجے کے قریب انتقال فرمایا۔ ۲۷ دسمبر بعد نماز ظہر جامعہ طیبہ سے متصل پلاٹ میں نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، دینی مدارس کے طلباء، آپ کے تلامذہ فیصل آباد اور مضافاتی اضلاع سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جنازہ کی نماز مفتی سعید احمد رائیونڈ نے پڑھائی۔ راقم الحروف نے مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالرشید غازی کی رفاقت میں مرحوم کے فرزندان گرامی مولانا قاری ابوبکر، قاری عمر فاروق، فرزند نسبتی قاری محمد لقمان کی خدمت میں ۲۹ دسمبر کو حاضری دی۔ حضرت مرحوم کے صاحبزادگان اور شاگردوں سے تعزیت مسنونہ کا اظہار کیا۔ مرحوم کے ترقی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا میں شمولیت کی۔ آپ کو گرین ویو کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں جامعہ عبیدیہ میں عصر کی نماز ادا کی اور مغرب کی نماز تک حضرت کی صحبت نصیب رہی۔ مغرب کی نماز کے بعد سمندری کے لئے سفر کیا اور رات دارالعلوم اسلامیہ سمندری میں گزاری۔

دارالعلوم اسلامیہ میں تقسیم انعامات کی تقریب میں شمولیت:

۳۰ دسمبر دارالعلوم اسلامیہ رجانہ روڈ سمندری میں کچھ عرصہ قبل شعور ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں ۲۵ طالبات نے شمولیت کی۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا قاری محمد امجد اقبال نے ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب سلمہ سے فرمائش کی کہ تقسیم انعامات کی تقریب میں مرکز سے کوئی ساتھی شرکت کریں، مولانا محمد خبیب کی فرمائش پر بندہ نے شرکت کی۔ تقریب ۱۱ سے ۱ بجے دوپہر تک جاری رہی، جس کی صدارت مقامی امیر مجلس مولانا قاری سید احمد رضا شاہ نے کی۔ تقریب میں سینکڑوں خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد خبیب نے تقریب کا تعارف کرایا۔ راقم نے تقریباً آدھ گھنٹہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ علماء کرام سے التجا کی کہ وہ ہر ماہ ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر خطاب فرمائیں

تاکہ نسل نو کے ایمانوں کی حفاظت کی جاسکے۔ نیز انہیں قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کریں۔ علماء کرام نے وعدہ فرمایا۔ تقریب میں قاری احمد رضا شاہ مدظلہ، مولانا ریحان محمد ضیا سمیت کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔

دارالعلوم فیض عام:

حضرت مولانا قاری احمد رضا شاہ امام القراءؒ حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے تلمیذ رشید اور فرزند نسبتی ہیں۔ "دارالعلوم فیض عام" کے نام سے سمندری میں بنات وبنین کا شاندار ادارہ چلا رہے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ کے امیر ہیں۔ ان کے حکم پر دارالعلوم میں طلباء وطالبات سے تقریباً نصف گھنٹہ خطاب کیا۔

جامعہ عمر فاروق:

مورخ اسلام مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے سمندری میں جامعہ عمر فاروق کے نام ادارہ قائم کیا ادارہ سے متعلق ان کے عظیم منصوبے تھے، جو ان کی شہادت کی وجہ سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے۔ ان کے فرزند گرامی مولانا ریحان محمود سلمہ کی فرمائش پر جامعہ کے طلباء واساتذہ سے چند منٹ خطاب کا موقع ملا۔

حافظ محمد ندیم:

پھلور میں جامعہ حسین ابن علیؓ کے نام سے خوبصورت ادارہ قائم کیا ہے۔ گزشتہ دنوں ان کے سسر انتقال فرماگئے۔ مولانا محمد خبیب کی معیت میں حافظ صاحب کے ہاں تعزیت کے لئے حاضری ہوئی۔ ایصال ثواب ودعائے مغفرت کے بعد جامعہ ربانیہ بستی ریاض المسلمین کے مہتمم مولانا حافظ محمد انور صاحب کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر ان سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی۔ رات کا قیام العصر تعلیمی مرکز پیر محل میں رہا۔

مولانا محمد نافعؒ کی وفات حسرت آیات:

۳۰؍دسمبر رات گئے تک ٹیلی فون میسج کے ذریعہ معلوم ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ رشید، کئی ایک تحقیقی کتابوں کے مصنف حضرت مولانا محمد نافع سوا دس بجے رات انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم یادگار اسلاف تھے۔ رحماء بینھم، حدیث ثقلین، فوائد نافع کے نام سے کئی ایک تحقیقی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ انہوں نے ایسے انداز میں کتب تحریر فرمائیں کہ دشمن بھی غیر جانبداری کے ساتھ مطالعہ کرے تو عش عش کر اٹھے۔ ان کی وفات سے پیدا شدہ خلا مدتوں پُر نہ ہوسکے گا۔ اللہ پاک نے انہیں بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ اہل حق کی تمام جماعتوں کے ساتھ بالعموم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر واصاغر سے بالخصوص محبت فرماتے تھے، ان کی لکھی ہوئی کتب ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

ان کی نماز جنازہ اگلے روز ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۴ء کو بعد نماز عصر محمدی شریف کے علاقہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں سے متجاوز علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقراء نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ مولانا خلیل احمد مدظلہ نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا غلام حسین، مولانا سید مصدوق حسین شاہ، مولانا محمد اقبال شیروانی جھنگ، مولانا سید ناصر فاروق شاہ، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد اور راقم نے کی۔

جامعہ نعمانیہ کمالیہ میں جلسہ سیرت:

۳۱؍دسمبر بعد نماز عشاء جامعہ نعمانیہ کمالیہ میں سیرت النبیؐ کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت قاری عمر فاروق نے کی۔ جلسہ سے مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء اور راقم نے خطاب کیا۔ کئی ایک حضرات نے نعت پیش کی۔ جلسہ میں قاری حبیب اللہ، قاری لطف اللہ لدھیانوی، پیر جی مولانا عتیق الرحمٰن اور دوسرے معززین نے شرکت کی۔ ☆☆

خاکوں پر فرانسیسی کمپنی کی تیل سپلائی روک دی: ٹینکر مالکان

شیریں جناح میں احتجاج، بلاول ہاؤس اور قونصلیٹ پر دھرنا دیا جائے گا: شمس شاہوانی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) آل پاکستان آئل ٹینکرز اونرز ایسوسی ایشن نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف ہڑتال کردی اور فرانسیسی کمپنیوں کی تیل کی سپلائی روک دی ہے۔ چیئرمین ایسوسی ایشن شمس شاہوانی کے مطابق گستاخانہ خاکوں کے خلاف شیریں جناح کالونی پر دھرنا جاری ہے۔ ایسوسی ایشن کی جانب سے آج بلاول ہاؤس پر بھی احتجاج ہوگا جبکہ فرانس کے قونصل خانے پر دھرنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شیوون پاکستان لمیٹڈ سابقہ کالٹکس لمیٹڈ نے اپنے تمام شیئرز اور ملکیت ٹوٹل کمپنی کو فروخت کردی ہے، ٹوٹل کمپنی کا تعلق فرانس سے ہے۔ فرانسیسی میگزین میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاجاً پورے ملک میں فرانسیسی کمپنیوں کو تیل سپلائی روک دی گئی ہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۸؍جنوری ۲۰۱۵ء)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بلدیہ ٹاؤن

مولانا مفتی سعید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۹ جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء مین چاندنی چوک ۲۴ مارکیٹ بلدیہ ٹاؤن پر سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

تلاوت کلام مجید کی سعادت قاری افتخار احمد نے حاصل کی، حمد و نعت جمعیت علماء اسلام کے مشہور نعت خواں قاری محمد رفیق دانش نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما شیخ القرآن والحدیث مفتی فیض الحق نے سرانجام دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار جھوٹا اور کافر ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کرنے سے کافر ہوگیا ہے، اس کے ماننے والے بھی سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں، جبکہ قادیانیوں کے نزدیک آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ مرزا غلام قادیانی ہے اسی طرح قادیانی کلمہ طیبہ میں اسم محمد سے مراد آخری نبی حضرت محمد بن عبداللہ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیتے، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں تو کوئی قادیانی صرف اسلامی کلمہ پڑھنے سے مسلمان تصور نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اسم محمد کے مصداق کی وضاحت کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا اظہار نہ کریں۔ آخری بات یہ کہ ختم نبوت کی حفاظت ہر اُس شخص کے ذمہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے یہ صرف کسی خاص طبقہ، شعبہ، جماعت یا مخصوص افراد کا کام نہیں۔ تحفظ ختم نبوت کی خاطر آل اولاد، جان، مال، صلاحیتیں اور زندگی قربان کرنا مسلمان کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے مشہور و معروف نعت خواں جناب قاری صلاح الدین نے کئی نظمیں اور نعتیں پیش کیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالرؤف رستم نے اپنے بیان میں کہا کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں نے ہر طرح کے خطرات سے بے خوف ہوکر منکرین ختم نبوت کا تعاقب کیا ہے۔ ہمارے اکابرین کی قربانیاں اس میدان میں زندہ مثال ہیں۔ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک پُرامن بھرپور جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے سامعین سے قادیانیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً شیزان کے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ہماری تحریک کی سند خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے ملتی ہے۔ سب پہلے انہوں نے یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعین عظام کی قربانی پیش کرکے ختم نبوت کا تحفظ کیا، ختم نبوت کے عقیدہ پر امت مسلمہ کبھی بھی دو رائے کا شکار نہیں ہوئی، جب بھی کسی بدبخت ملعون نے ختم نبوت کا انکار کیا تو غلامانِ محمدؐ آگے بڑھے اور اس کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ عاشقان رسول کی یہ ایک طویل داستان عشق و وفا ہے۔ آج بھی یہ محاذ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے سرگرم ہے۔ اکابرین کی ہدایات و فرمودات کے مطابق جانب منزل ترقی پر گامزن ہے۔ اس محاذ سے سارے مسلمان فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے کمربستہ ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما پیر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن خان نے مختصر طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی گرانقدر خدمات کو سراہا اور سامعین کو دعوت دی کہ جماعت کی ہدایت پر اپنی خدمات کو پیش کرنے سے دریغ نہ کریں۔

جمعیت علماء اسلام کراچی کے نڈر اور بے باک رہنما سابق ایم پی اے حافظ محمد نعیم شوزئی نے سرکاری سیکورٹی ادارے، مہمانان گرامی، منتظمین، معاونین اور تمام شرکاء کا بھرپور طریقہ سے شکریہ ادا کیا اور کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کی اور ہر وقت ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ بعد ازاں حافظ محمد شاہ رخ نے نعت پیش کی۔

مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما، یادگار اسلاف، استاذ العلماء، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پُرمغز تاریخی، تفصیلی اور ایمان افروز خطاب میں فرمایا کہ ہر فتنہ کے چار زمانے ہوتے ہیں ابتداء، عروج، زوال اور خاتمہ۔ قادیانیت کے تین دور ہم دیکھ چکے ہیں، اب خاتمہ کا انتظار ہے۔ مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر ایک روشن تاریخ رقم کی ہیں۔ آج بھی

قادیانیت کی ہر حرکت پر نظر رکھتے ہیں، کسی بھی سازش میں قادیانیوں کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ! منکرین ختم نبوت، فتنۂ قادیانیت کے خلاف مسلمان متحد و متفق اور بیدار ہو چکے ہیں، انشاء اللہ! وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے ڈھونڈنے کے باوجود ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں تشریف لانے والے سرکردہ حضرات میں نمونۂ اسلاف مولانا شیخ عبدالقادر، مولانا محمود الحسن حقانی (مدیر جامعہ حقانیہ)، مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (رہنما جے یو آئی (س))، جناب امیر طارق (رہنما جماعت اسلامی)، مولانا سعید الرحمن (مدیر مدرسہ صدیقیہ)، مفسر قرآن مولانا عبدالقیوم قاسمی (مدیر جامعہ معارف اسلامیہ)، مولانا پروفیسر عبدالودود (مدیر مدرسہ فاطمۃ الزہرا)، بزرگ عالم دین مولانا قاری محمد صدیق (نگراں شعبہ تجوید جامعہ حقانیہ)، مولانا مفتی فضل کریم (مدیر جامعہ خیر العلوم)، قاری سعید شاہ حیدری (رہنما اہلسنت والجماعت)، حکیم محمد صدیق (رہنما اہلسنت والجماعت)، مولانا حسنین احمد (نائب مدیر جامعہ عمر)، مولانا عبدالعزیز (نائب مدیر جامعہ عثمانیہ)، مولانا شیر افضل، مولانا سلیم اللہ، مولانا اسحاق، مولانا مفتی اسلم، قاری ساجد محمود، قاری غلام اکبر، مولانا عبداللہ شاہ، مولانا عنایت اللہ شاہ، مولانا عنایت اللہ عادل، مولانا قاضی عبدالغفار، مولانا محمد عاصم، مولانا احسان اللہ، مولانا عبدالواحد، مولانا صفدر، مولانا سراج محمد اختر، مولانا شمس العلوم، مولانا محمد قاسم، مولانا مشتاق احمد شیرازی، مولانا محمد فیض ربانی، مولانا محمد شعیب، مولانا عرفان علی شاہ، مولانا نثار احمد نثار، مولانا عبدالرحیم اور دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے محمد صابر، سید محمد شاہ، مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمن، مولانا عبدالقیوم قاسمی، مولانا عبدالواحد، مولانا شمس العلوم، مولانا سراج محمد اختر کے علاوہ بلدیہ ٹاؤن کے حلقہ جات کے ذمہ داران نے بھرپور کوشش کی۔ ساری محنتیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر دارین میں فلاح و کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔☆☆

کھلا خط

بخدمت جناب چیف سیکریٹری حکومت پنجاب سول سیکریٹریٹ لاہور

درخواست برائے پرفوری قانونی کاروائی برخلاف فتنہ گوہر شاہی

جناب عالی! گزارش ہے کہ سائل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا مرکزی ذمہ دار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت اس جماعت کے منشور کا بنیادی جزو ہے۔ ہمارے ملک عظیم پاکستان کی سرزمین پر دیگر فتنوں کے علاوہ ایک فتنہ گوہر شاہی جو مختلف ناموں مثلاً انجمن سرفروشان اسلام، مہدی فاؤنڈیشن، عالمی روحانی تنظیم، R.A.G.S انٹرنیشنل کے ناموں سے ایک عرصہ سے اپنے کفریہ عقائد کا پرچار کر رہا ہے اور اس وقت اس فتنہ کی سرگرمیاں دن بدن بڑھتی جاری ہیں۔ ماہ مبارک ربیع الاول میں فتنہ گوہر شاہی کے پیروکار محافل عید میلاد النبی کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے، ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کرنے اور اپنے کفریہ عقائد کا پرچار کرتے رہے۔ جن کو اگر فوری طور پر قانونی کارروائی کرتے ہوئے نہ روکا گیا تو ملک عزیز میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا قوی امکان ہے، جبکہ ملک عزیز کے حالات بالکل اس بات کے متحمل نہیں ہیں۔ فتنہ گوہر شاہی کی غیر قانونی، غیر اسلامی سرگرمیاں لاہور اور صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں عروج پر نظر آ رہی ہیں، لہٰذا ان تمام لوگوں کے خلاف فوری طور پر قانونی کاروائی کرتے ہوئے مقدمات درج کئے جائیں اور ان کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر مستقل پابندی لگائی جائے کیونکہ ان کے کفریہ عقائد سے نہ صرف توہین باری تعالیٰ، توہین رسالت، توہین انبیاء، توہین صحابہ، بزرگان دین اور توہین قرآن اور شعائر اسلامی کی توہین کا ارتکاب ہوتا پایا جاتا ہے بلکہ یہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بھی انکاری ہیں اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات بری طرح مجروح ہو رہے ہیں۔

جناب عالی! اس تنظیم کا روحانی پیشوا ”ریاض احمد گوہر شاہی“ آنجہانی اور اس کے پیروکاروں کو ہمارے ملک کی عدالتیں توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت کی سزائیں دے چکی ہیں، جن سے ان کے کفریہ عقائد کی واضح تصدیق ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اس فتنہ کے خلاف تمام مکاتب فکر کے مفتیان کرام اور امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کے متفقہ فتاویٰ جات موجود ہیں جو ان کے کفریہ عقائد کی مزید توثیق کرتے ہیں۔

ان حالات میں آپ سے انتہائی مودبانہ التماس ہے کہ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف فوری قانونی کاروائی کرتے ہوئے اس گروہ کی ہر قسم کی تقریبات اور سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق مقدمات درج کرنے کے احکامات جاری فرمائے جائیں۔

العارض: (مولانا) عزیز الرحمن ثانی

مرکزی سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ نمبر: 0300-4304277,0321-4220552

تحریکِ ختمِ نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:17

مسعود ساحر

آیئے! اسٹیٹ بینک بلڈنگ کی طرف چلتے ہیں، جہاں مرزا غلام قادیانی ملعون کے تیسرے جانشین مرزا ناصر کو اللہ کے نیک بندوں نے اپنے کفر کے اقرار پر مجبور کردیا، مسلمان تو روز اول سے یکسو تھے، بات تو کافر سے کفر کے اقرار کی تھی۔

یہ ساری کارروائی مرزا ناصر کی عیاری کو عیاں کرتی ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ استغاثہ کے پاس ملزم کی تحریریں اور بیانات کی شکل میں تمام تر دستاویزات موجود تھیں، مگر ملزم ان کی موجودگی سے یوں اغماض برت رہا تھا کہ: ''دیکھ کر کل بتاؤں گا۔''

اٹارنی جنرل: ''احمدیت اور سچا اسلام'' کے صفحہ ۲۰ ملاحظہ فرمائیں: ''ہمارا ایمان ہے کہ جیسا ماضی میں ہوتا رہا، مستقبل میں بھی نبیوں کی جانشینی جاری رہے گی، کیونکہ سلسلہ نبوت کے مستقل اختتام کو عقل رد کرتی ہے، یعنی تسلیم نہیں کرتی؟''

مرزا ناصر: ''یہ دیکھ کر کل بتاؤں گا۔''

اٹارنی جنرل: ''جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟''

مرزا ناصر: ''جہاد کی کچھ شرائط ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''یضع الحرب'' جہاد مسیح کے زمانے میں نہیں ہوگا۔''

اٹارنی جنرل: ''مسیح علیہ السلام دجال سے جہاد نہیں کریں گے۔ یعنی تلوار سے لڑائی؟''

مرزا ناصر: ''ہمارے محضر نامہ کو دیکھ لیں، اس میں یہ بحث موجود ہے، صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۷ تک۔''

اٹارنی جنرل: ''انگریز کے زمانے میں جہاد ملتوی ہے؟''

مرزا ناصر: ''جی ہاں! انہوں نے (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔''

اٹارنی جنرل: ''عام لوگوں کی بات اور ہے، جو نبوت کا مدعی ہے، وہ کہتا ہے کہ انگریز کے دور میں جہاد ملتوی! ماضی حال اور مستقبل میں، اچھا شرائط ہیں تو جہاد قلم سے ہوگا یا تلوار سے؟''

مرزا ناصر: ''تلوار کا جہاد منسوخ ہے، تلوار کا جہاد تو جہاد صغیر ہے، قلم کا جہاد جہاد کبیر ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''تلوار کا جہاد'' جہاد صغیر ہے، یعنی انگریز کے زمانے میں اس کی شرط نہیں، بلکہ جہاد کبیر یعنی قلم کا جہاد ہوگا؟''

مرزا ناصر: ''جہاد کبیر یعنی قلم کا جہاد تو ہر زمانے میں رہا!''

اٹارنی جنرل: ''مسلمانوں کی حکومت ہو تو بھی جہاد کبیر جاری رہے گا!''

مرزا ناصر: ''غیر مذہب حملہ آور ہوں تو جہاد کبیر جاری رہتا ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ''تبلیغ رسالت'' کی جلد ہفتم کے صفحہ ۱۷ میں ہے کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھتے جائیں گے، جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے، کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان کر ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔''

مرزا ناصر: ''ایک حوالے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا اور حوالے بھی دیکھنا پڑیں گے۔''

اٹارنی جنرل: ''مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا، تو یہ حرام ہوا، ملتوی نہیں؟''

مرزا ناصر: ''نہیں دین کے لئے التوا کیا گیا۔''

اٹارنی جنرل: ''جہاد ہوتا ہی دین کے لئے ہے، آپ کہتے ہیں ملتوی؟ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے حرام؟''

مرزا ناصر: ''یہاں حرام ہے، مگر اس کے معنی ملتوی۔''

اٹارنی جنرل: ''مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں: اب زمینی جہاد بند ہوگیا، لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا، سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا؟ (خطبہ الہامیہ اور روحانی خزائن) انگریز سے لڑنا جہاد تھا؟''

مرزا ناصر: ''ہمارے نزدیک جہاد نہیں تھا۔''

اٹارنی جنرل: ''پھر تو سوال ہی نہ رہا؟''

مرزا ناصر: ''میں معافی مانگتا ہوں، میں نے ہاؤس کا وقت ضائع کیا۔''

اٹارنی جنرل: ''جہاد حرام، اس لئے کہ مسیح آگئے، مہدی آگئے، مگر مہدی سوڈانی نے آکر جہاد کیا؟''

مرزا ناصر: ''زمانہ مختلف ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''نگران کے بعد جہاد ہوا، وہ تو

مرزا غلام احمد قادیانی کے ہمعصر ہیں؟"

مرزا ناصر: "کچھ حصہ۔"

اٹارنی جنرل: "مرزا صاحب آگئے، مسیح آگئے، اب جہاد ختم، وہ فوت ہوگئے، اب جہاد جاری؟"

مرزا ناصر: "ہمیشہ کے لئے منسوخ، حدیث شریف میں ہے، مگر میں حتمی زمانہ نہیں بتاسکتا!"

اٹارنی جنرل: "ایک اور حوالہ (روحانی خزائن ص:۴۴۳) مرزا غلام احمد کہتے ہیں: "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچاسکتا تھا، شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے، مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بوڑھوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا، پھر مسیح موعود کے وقت جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا؟"

مرزا ناصر: "موقوف ہوگیا۔"

اٹارنی جنرل: "ملتوی ہوگیا، موقوف ہوگیا، بند ہوگیا، حرام ہوگیا، ان سب کا معنی ملتوی ہوگیا ہے؟"

مرزا ناصر: "مسیح کی آمد سے ملتوی وموقوف ہوگیا!"

اٹارنی جنرل: "ان کی وفات کے بعد؟"

مرزا ناصر: "فوراً شروع نہیں ہوگا۔"

اٹارنی جنرل: "کب؟ ان کی وفات کے بعد تو قیامت نے آنا ہے؟"

مرزا ناصر: "میں نہیں کہہ سکتا کہ کب! اس لئے کہ ان کی وفات کو ۶۲ برس گزر چکے، مگر قیامت نہیں آئی۔"

اٹارنی جنرل: "آپ تو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح آخرالزماں کہتے ہیں؟"

مرزا ناصر: "ہاں! آخری زمانہ۔"

اٹارنی جنرل: "آخری زمانے سے گزر رہے ہیں ہم؟"

مرزا ناصر: "جی ہاں!"

اٹارنی جنرل: "اس کے بعد تو جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا، امن آئے گا، نہ ہوگا جہاد۔"

مرزا ناصر: "نہیں، نہیں، ہوسکتا ہے، شرائط پوری ہوجائیں۔"

اٹارنی جنرل: "ان کی وفات کے بعد شرائط پوری ہوجائیں تو پھر جہاد شروع، آپ تو کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ ختم ہوجائے گا ان کی آمد پر جہاد۔"

۲۱ راگست شام پانچ بجے شروع ہونے والا خصوصی کمیٹی کا اجلاس چند گھنٹے جاری رہنے کے بعد ۲۲ راگست کی صبح دس بجے تک اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے ملتوی کردیا، تاہم جہاد کے حوالے سے بحث اختتام کو نہیں پہنچ پائی جھوٹوں کو گھر تک پہنچانے کا عمل جاری ہے۔

عاجز بے بضاعت راقم علمائے کرام، پیران عظام اور اصحاب قیل وقال کو مشورہ دینے کی حیثیت تو نہیں رکھتا، نہ اس کی جرأت کرسکتا ہے۔ البتہ پورے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقیری رائے پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔ دست بستہ معافی کے ساتھ کہ اس وقت وطن عزیز جس افراتفری، سیاسی سطح پر کھولتے ہوئے جذبات، اقتدار کے حصول کی خاطر ایک دوسرے کو مٹانے کی شدید آرزو کی تلاطم خیزی میں گھرا ہے، اپنے اور پرائے سب مل کر اس کی تباہی پر کمربستہ ہیں اور اس امر سے لاتعلق ہیں کہ جس گھنے درخت کی جڑیں کھودنے میں مصروف ہیں، اسی پر سب کا آشیانہ ہے، یہ (وطن) ہے تو ہر شخص کے لئے ہر امکان موجود ہے۔ میرے منہ میں خاک، اس کی سلامتی پر آنچ آئی تو نہ تخت وتاج رہے گا، نہ اس کی آرزو میں تیزگام مسافر! تب کی راہ کھوئی ہوگی، سیاست کے میدان میں لنگر لنگوٹ کسے مردان طرح داری خدمت میں کچھ عرض تو عزت کی نیلامی کو دعوت دینا ہے۔ البتہ اللہ اور اس کے رسول کی راہ پر گامزن سینوں میں قرآن کریم کی شمع فروزاں کے امینوں اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں زندگی بسر کرنے والوں کی خدمت میں عرض داشت یہ ہے کہ یہ وقت فروعی اختلاف کا میدان سجانے کا نہیں، بلکہ مشترک اقدار اور مسلمہ عقائد کے ساتھ ہم قدمی اور ہم قلبی کا ہے۔ ایک دوسرے کی دستار فضیلت نوچنے کا نہیں، مشترکہ دشمن کے خلاف یکجا ہوکر حکمت سے دین اور دنیا کو بچانے کا ہے۔ آپ کے پاس تو محبت، احترام، شفقت، عزتوں کی محافظت، بگڑوں کو سنوارنے، کردار اور اخلاق کا وہ سرچشمہ ہے، جو دلوں کو گداز کرتا ہے۔ صداقت کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہوں کو سینے سے لگا کر صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہے۔ احترام آدمیت سکھاتا ہے۔ گرتے ہوؤں کو تھام لینے کی ہدایت دیتا ہے۔ ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک ایک ایک لمحہ کی رہنمائی کرتا ہے، مگر اس خزینہ علم وحکمت کا رکھوالا ہونے کے باوجود ہم تہی دست کیوں ہیں؟ قابل تعظیم بزرگو! آپ کی نوجوان نسل کو فحاشی اور بے راہ روی کا سونامی بہائے لئے جاتا ہے۔ ٹی وی چینلز اختلاط مرد وزن کا وہ رنگ ہماری نسلوں کے ذہنوں میں بھر رہے ہیں کہ مسلمان تو کیا، پاکستانی ہونے کی شناخت بھی کھوئی جارہی ہے۔ ہماری معاشرتی اور اخلاقی اقدار اور ہمارا مذہب تند ہواؤں کی زد میں ہیں۔ دشمنوں کی عداوت کو چھوڑ دیں، ہم آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوئے ہیں۔ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟ قوم لایعنی بحثوں میں الجھ کررہ گئی ہے۔ کوئی

محبت اور بھائی چارے کا نغمہ سنانے والا میسر نہیں۔ سب جدائی اور فاصلوں کے راگ الاپ رہے ہیں۔ ہندوستان کی گندی فلموں کی وہ بھرمار ہے کہ الٰہی توبہ! اس وقت سے ڈرنا چاہیے، جب آپ کا درس حکمت سننے والے ناپید ہو جائیں۔ ابھی سننے والے تو ہیں، مگر عمل سے تہی دامنوں کی بھیڑ ہے۔ یہی وقت ہے اور واحد ترکیب بھی کہ ختم نبوت کے دائرے میں سب کھڑے ہو جائیں۔ حضور! یہاں قدم قدم ارضی جنتیں بنائی جا رہی ہیں۔ حسن بن صباح کے ماننے والے حوروں اور غلمان کا ملاپ کر رہے ہیں۔ وسائل کی بھرمار ہے۔ تشنہ لبوں کے حلق تک آب مستی پہنچانے کا اہتمام بھی ہے۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہو رہا ہے کہ مہلت تمام ہونے میں لمحوں کی تاخیر بھی صدیوں کا عذاب بن سکتی ہے۔ نیا پاکستان بنانے کے داعی مادر پدر آزاد معاشرہ تخلیق کرنا چاہتے ہیں۔ اسلامی انقلاب کا نعرہ لگانے والا کینیڈین برانڈ مذہب رائج کرنے کی فکر میں ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں میں خوئے غلامی رائج کرنے والا، انگریزوں کی ملکہ کی وفاداری کا حلف اٹھانے والا خطرناک عزائم رکھتا ہے اور اسے اداکاری اور نقالی کے جوہر دکھانے کے لئے کرایہ پر حاصل کرنے والے اس سے بے خبر ہیں کہ خدانخواستہ اسے کامیابی ملی تو پہلا ہدف اسکرپٹ رائٹر ہی ہوگا۔ اٹھو، وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی، دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔ یہ حروف چند نا گوار خاطر ہوں تو "جہالت" کے اس مظاہرے پر معاف کر دیا جائے۔ اپنے مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دشمن گھات میں ہے۔ اپنے اس پاک وطن کے گوشوں میں چھپے دشمن کی تلاش اور زندگی کے مختلف شعبوں میں بچھائے دام ہمرنگ زمین سے بچنے کی تدبیر کی جائے۔ قادیانی ہو یا لبرل ازم کا نعرہ لگانے والے یا نسلی اور لسانی بنیادوں پر سیاست کے محلات تعمیر کرنے والے یا امن کی آشا کا مغالطہ دینے والے..... سب کا ہدف یہ پیارا وطن، اس میں بسنے والے لوگ اور ان کا ایمان اور طرز زندگی ہے۔ اس کا تیر بہدف علاج اتحاد ملت میں ہے اور سب سے کارآمد ہتھیار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کو سرمہ بنانا اور افکار صالح کو عمل کے قالب میں ڈھالنا ہے۔ باقی سب کہانیاں ہیں۔ ایک بار پھر عاجزانہ معذرت کے ساتھ آیئے اسٹیٹ بینک بلڈنگ چلتے ہیں۔ جہاں سب فرقے، تمام اختلافات بھلا کر یکجا ہیں۔ دین اور دنیا کے تعلیم یافتہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے مقابلے میں ہم زبان ہیں۔ مسٹر اور مولانا کا فرق بھلا چکے ہیں۔

(جاری ہے)

قادیانیت کے خلاف اُمتِ مسلمہ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ

فتاویٰ ختمِ نبوت

(۳ جلدیں)

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

ترتیب

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق وتخریج

زیرنگرانی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام، ومفتیانِ عظام کے وہ فتاویٰ جو اُنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذرّیت کے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق دیئے ہیں، تحقیق وتخریج کے بعد انہیں یکجا شائع کیا گیا ہے۔

- ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات ومبلغین کے لئے معین ومددگار
- دار الافتاء اور لائبریری کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
- عمدہ کاغذ، جاذبِ نظر سرورق
- علماء وطلبہ اور کارکنانِ ختمِ نبوت کے لئے خصوصی رعایت

شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کراچی

021-32780337, 021-34234476

اسٹاکسٹ

مکتبہ لدھیانوی 18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115502